SUN.18.Feb.2024
VOLUME:19 NO: 46
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
hindi.waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 18/فروری 2024
جلد:19 شمارہ 46
7/شعبان المعظم 1445ھ
قیمت:3=00 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم ۔اے،بی۔ایڈ)

کمل ناتھ کے بیٹے کیساتھ بی جے پی میں شامل ہونے کی قیاس آرائیاں!

مدھیہ پردیش میں کانگریس کو لگ سکتا ہے بڑا جھٹکا، پارٹی حلقوں میں ہلچل

بھوپال: مدھیہ پردیش کی سیاست میں ہلچل دیکھی جارہی ہے۔ لوک سبھا انتخابات اور راہول گاندھی کی بھارت جوڑو نیا یاترا کے یہاں پہنچنے سے پہلے سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ کے بی جے پی میں شامل ہونے کی قیاس آرائیاں زور پکڑ رہی ہیں۔ ایسی اطلاعات ہیں کہ وہ اپنے بیٹے ورکن پارلیمنٹ نکول ناتھ کے ساتھ بی جے پی میں شامل ہوسکتے ہیں۔ کمل ناتھ نے 17 فروری کو اپنے پہلے سے طے شدہ تمام پروگرام منسوخ کر دیے ہیں۔ ذرائع کے مطابق وہ آج بھوپال آکر دہلی روانہ ہوچکے ہیں اور دہلی میں ہی وہ اپنے بیٹے رکن پارلیمنٹ نکول ناتھ کے ساتھ بی جے پی میں شامل ہوسکتے ہیں۔ وہیں ایم پی نکول ناتھ نے اپنے ایکس پروفائل سے کانگریس پارٹی کا نام ہٹا دیا ہے۔ ایسے وقت میں جب دہلی میں بی جے پی کا دوروزہ قومی کنونشن جاری ہے کمل ناتھ کے بی جے پی میں شامل ہونے کی قیاس آرائیوں سے سیاسی بازار گرم ہے۔ مدھیہ پردیش بی جے پی کے صدر وی ڈی شرما نے خود ان قیاس آرائیوں پر مصالحہ ڈالنے کا کام کیا ہے۔ جب شرما سے پوچھا گیا کہ کیا کمل ناتھ بی جے پی میں شامل ہورہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی قیادت پر یقین رکھنے والوں کے لیے پارٹی کے دروازے کھلے ہیں۔ تاہم کمل ناتھ کے قریبی دوست سابق وزیر اعلیٰ ڈگ وجے سنگھ اب بھی مانتے ہیں کہ کمل ناتھ سونیا گاندھی اور اندرا گاندھی کے خاندانوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ بتایا گیا ہے کہ کمل ناتھ نے راجیہ سبھا ٹکٹ کا مطالبہ کیا تھا جس کو نظر انداز کردیا گیا ہے جس سے ناراض ہوکر انہوں نے پارٹی چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی اطلاع ہے کہ کمل ناتھ کے ساتھ بارہ ارکان اسمبلی بھی کانگریس پارٹی چھوڑ سکتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق کمل ناتھ نئی دہلی میں ہیں اور قیاس آرائیاں ہیں کہ وہ بی جے پی قائدین سے ملاقات کریں گے۔ ذرائع نے میڈیا کو بتایا کہ ابھی یہ فیصلہ ہونا باقی ہے کہ کمل ناتھ بی جے پی میں شامل ہوں گے یا کانگریس چھوڑنے سے باز رہیں گے۔ تاہم نکول ناتھ کو چھندواڑہ سے لوک سبھا الیکشن لڑنے کے لیے بی جے پی کا ٹکٹ ملنے کا امکان ہے اور ان کے پارٹی میں شامل ہونے کے طریقوں پر کام کیا جارہا ہے۔

ہلدوانی تشدد، مہلوکین کے خاندانوں کو

معاوضہ اور ملازمت دی جائے: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی: جمعیۃ العلماء ہند نے آج پولیس پر اتر کھنڈ کے ہلدوانی میں بربریت کے ارتکاب کا الزام عائد کیا اور مطالبہ کیا کہ حالیہ تشدد میں ہلاک ہونے والے بے قصور افراد کے خاندانوں کو ریاستی حکومت مناسب معاوضہ اور کسی رکن خاندان کو سرکاری ملازمت فراہم کرے۔ مسلمانوں کی ممتاز تنظیم کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ اس مرتبہ ملک کی صورتِ حال "انتہائی خطرناک" ہے۔ انھوں نے کہا کہ نئے تنازعات پیدا کرتے ہوئے نہ صرف مسلمانوں کو اُکسانے کی کوشش کی جارہی ہے بلکہ انھیں حاشیہ پر لانے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کے باوجود مسلمان بے مثال صبر وتحمل کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ قبل ازیں تعمیری پروگراموں، روزگار اور تعلیم جیسے بنیادی مسائل پر الیکشن لڑے جاتے تھے، لیکن بدقسمتی سے فرقہ پرست طاقتوں نے عوام میں مذہبی زہر بھر دیا ہے اور اب فرقہ پرستی کی بنیاد پر انتخابات لڑے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک بھر کے مظلومین کو انصاف رسانی کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع ہوئے تھے، لیکن ممتاز قانونی ماہرین اور سپریم کورٹ وہائی کورٹ کے ریٹائرڈ ججس بھی عدالتوں اور بالخصوص سپریم کورٹ کے صادر کردہ احکام سے مایوس ہیں، چاہے وہ بابری مسجد کا معاملہ ہو یا گیان واپی کی جامع مسجد یا دستور کی دفعہ 370 کا معاملہ ہو۔ ہلدوانی میں پولیس کی بربریت اور ظلم کی مذمت کرتے ہوئے مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ حکومتِ اتر کھنڈ کو چاہیے کہ وہ ان بے قصور افراد کے خاندانوں کو مناسب معاوضہ اور ملازمتیں فراہم کرے جو پولیس کارروائی میں ہلاک ہوئے ہیں۔ انھوں نے ہجوم پر اندھا دھند فائرنگ کرنے والے پولیس ملازمین کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ یہاں یہ تذکرہ مناسب ہوگا کہ 8 فروری کو ہلدوانی کے بن پھول پورہ علاقہ میں ایک مدرسہ کے انہدام پر تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ مقامی عوام نے میونسپل ورکرس اور پولیس پر سنگباری کی تھی اور پٹرول بم پھینکے تھے۔ کئی پولیس ملازمین کو ایک پولیس اسٹیشن میں پناہ لینے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ بعد ازاں ہجوم نے اس پولیس اسٹیشن کو آگ لگا دی تھی۔ اس تشدد میں 6 افراد ہلاک اور 100 سے زیادہ زخمی ہوگئے تھے۔ ان میں پولیس ملازمین اور صحافی بھی شامل تھے۔ جمعیۃ کی میٹنگ میں گیان واپی کیس پر قراردادیں منظور کی گئیں اور عبادت گاہوں سے متعلق 1991ء کے قانون کے سختی سے نفاذ کی اپیل کی گئی۔

کیا غزہ میں رمضان میں بھی لڑائی جاری رہے گی؟

اسرائیلی وزیر کی وضاحت

یروشلم۔: اسرائیل کے وزیر بینی گانتز نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی یرغمالی اگر رہا نہ ہوئے تو غزہ پٹی میں لڑائی رمضان میں بھی جاری رہے گی۔ انہوں نے ایک ویڈیو پیام میں کہا کہ یا تو یرغمالی واپس آئیں گے یا ہم لڑائی کو رفح تک بڑھادیں گے۔ رمضان کا آغاز 11 مارچ کے آس پاس متوقع ہے۔ اسرائیل، غزہ کے جنوبی شہر رفح میں زمینی حملہ شروع کرنے سے قبل مصر اور دیگر ممالک سے ربط میں رہے گا اور رفح کے شہریوں کا تخلیہ کرائے گا۔ اسرائیلی وزیر نے کہا کہ یرغمالیوں کی واپسی تک ایک دن کی تک لڑائی بندی نہیں ہوگی۔

ہندو دہشت گردوں کا مسلم آٹو ڈرائیور پر حملہ

جے ایس آر کے نعرے لگانے پر زور

ممبئی: ہندوستان میں ہندوں دہشت گردوں کی جانب سے انتہا پسندی کے واقعات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، ممبئی میں ایک اور مسلمان رکشہ ڈرائیور پر ہندو دہشت گردوں نے حملہ کرکے شدید زدوکوب کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مہاراشٹر کے علاقہ ممبرا میں جمعرات کی رات 46 سالہ آٹو رکشہ ڈرائیور محمد ساجد محمد یاسین خان کو ہندو انتہا پسندوں نے شدید تشدد کا نشانہ بنایا، رکشہ ڈرائیور نے کہا کہ دہشت گردوں نے ان کے ساتھ مار پیٹ کی اور رکشہ کو بھی نقصان پہنچایا اور ہندوتوا کے نعرے لگانے کے لیے دھمکایا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ محمد ساجد پر تشدد کرنے میں ملوث 5 افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور ان کے خلاف رکشہ ڈرائیور پر تشدد، لوٹ مار اور جے شری رام کہنے پر مجبور کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق مسلمان ڈرائیور رکشہ اسٹینڈ کی قطار میں مسافروں کا انتظار کررہا تھا، جب پانچوں ملزمین نے مبینہ طور پر آکر اسے مارنا شروع کردیا، انہوں نے اسے زمین پر گرادیا اور بدسلوکی کے بعد محمد ساجد کو جے شری رام کے نعرے لگانے پر مجبور کررہے تھے۔ پولیس حکام کے مطابق شکایت کنندہ کو بعد میں معلوم ہوا کہ ہندو حملہ آوروں نے ان کے رکشہ سے 2000 روپے بھی چرا لئے ہیں۔

اکبر اور سیتا کو لے کر سیاست

کولکتہ زو میں شیر اور شیرنی کے نام پر بی جے پی چراغ پا

حیدرآباد: ہندوتوا تنظیم وی ایچ پی نے اب ایک ایسی حرکت کی ہے جسے سن کر ہنسی آنا لازمی ہے۔ کٹر ہندوتوا تنظیم کسی بھی معاملہ میں ہندو۔ مسلم کرنے سے باز نہیں آتی۔ وی ایچ پی نے مغربی بنگال کے ایک زو میں اکبر شیر اور سیتا شیرنی کو ایک ساتھ رکھنے کے خلاف ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وی ایچ پی کے ضلع صدر دلال چندررے نے دعویٰ کیا کہ شیرنی کا نام سیتا رکھنا ہندو مذہب پر حملہ ہے۔ وی ایچ پی کے کولکتہ ہائی کورٹ کے جلپائی گوڑی سرکٹ بنچ کے سامنے دائر ایک عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ تریپورہ سے بنگال سفاری پارک میں لائی گئی شیرنی کا نام سیتا ہے، جس سے ہندوؤں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اس لیے اس کا نام تبدیل کیا جانا چاہئے۔ وہیں پارک حکام نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اس نے شیرنی کو ایسا کوئی نام دیا تھا۔ دراصل تریپورہ کے زولوجیکل پارک سے 12 فروری کو دو شیر مغربی بنگال کے زو میں لائے گئے، وی ایچ پی نے دعویٰ کیا کہ ایک نر شیر کا نام اکبر ہے جب کہ مادہ شیرنی کا نام سیتا ہے۔ ہندو تنظیم نے ان دو شیروں کو ایک ساتھ رکھنے پر اعتراض جتایا ہے اور عدالت سے شیرنی سیتا کا نام تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ امکان ہے کہ اس معاملے کی سماعت 20 فروری کو ہوگی۔ وی ایچ پی کے وکیل نے کہا کہ کسی جانور کا نام سیتا رکھنے سے ہندو جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مستقبل میں کسی بھی پارک کے کسی بھی جانور کا نام کسی بھی مذہبی دیوی یا دیوتاؤں کے نام پر نہ رکھا جائے۔ پارک کے حکام نے کہا کہ اس جوڑے کا ابھی تک نام نہیں رکھا گیا ہے اور حکام کی جانب سے ناموں کی تجویز کا انتظار کیا جارہا ہے۔ اس جوڑے کو حال ہی میں تریپورہ کے زوالوجیکل پارک سے لایا گیا۔ محکمہ جنگلات کے عہدیداروں کا دعویٰ ہے کہ جس جوڑے کو 13 فروری کو کولکتہ لانے سے قبل ان کے دوبارہ کوئی نام نہیں رکھے گئے ہیں۔ وی ایچ پی نے دعویٰ کیا ہے کہ ان شیروں کا نام ریاست کے محکمہ جنگلات کی جانب سے رکھا گیا ہے۔ وی ایچ پی نے فوری سیتا نام کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

کارکن ہر بوتھ پر بی جے پی کے 370 ووٹ بڑھائیں: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو بی جے پی کے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ آئندہ لوک سبھا انتخابات میں پارٹی کے 370 سے زیادہ سیٹیں جیتنے کے ہدف کو ایک اعداد وشمار نہیں، بلکہ ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کو خراج عقیدت سمجھ کر حاصل کریں۔ بی جے پی کے قومی کنونشن کے افتتاح سے قبل پارٹی کے قومی عہدیداروں کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے یہ بھی اپیل کی کہ ہر بوتھ پر بی جے پی کے 370 ووٹ بڑھائیں۔ بی جے پی کے جنرل سکریٹری ونود تاوڑے نے میڈیا کو وزیر اعظم کی رہنمائی کے نکات کی معلومات دی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بی جے پی کو 370 اور نیشنل ڈیموکریٹک الائنس کو 400 تک لیجانے کا نشانہ ہے۔ ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی نے جموں وکشمیر کو ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابل تقسیم حصہ بنانے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ ہر کارکن ان کو خراج تحسین پیش کرنے اور اسے اعداد وشمار کے طور پر نہیں بلکہ خراج تحسین کے طور پر لینے کے لیے آگے آئے۔

ہبلی فسادات کیس: کرناٹک ہائی کورٹ سے 106 افراد کو ضمانت

بنگلورو: کرناٹک ہائی کورٹ نے جمعہ کو ہبلی فسادات کیس میں 106 افراد کی درخواست ضمانت منظور کرلی۔ جسٹس سرینواس ہریش کمار اور جسٹس وینکٹیش نائک کی سربراہی والی ڈویژن بنچ نے یہ فیصلہ سنایا۔ اس سے قبل سپریم کورٹ نے بھی 35 افراد کی ضمانتیں منظور کی تھیں جب کہ کیس کے سلسلے میں حراست میں لیے گئے نابالغ لڑکوں کو بھی ضمانت دی جا چکی ہے۔ دریں اثنا، انجمن اسلام ہبلی کے صدر یوسف سونور نے گرفتار شدگان کی ضمانت پر ان کے رشتہ داروں اور خاندان کے افراد کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم انجمن اسلام ہبلی کی جانب سے عدالت میں ضمانت کی کوششیں کیں جو کامیاب رہیں اور لوگوں کو رہائی ملی۔ 16 اپریل 2022 کو ہبلی شہر میں ایک مذہبی مقام پر پرچم کی فوٹو شاپ تصویر وائرل ہونے کے بعد تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ پولیس نے تشدد کے سلسلے میں 152 لوگوں کو گرفتار کیا تھا اور اس معاملے میں 12 مقدمات درج کیے تھے۔ مشتعل ہجوم نے لوگوں اور تھانے پر حملہ کیا تھا اور پولیس کی 10 گاڑیوں کو نقصان پہنچایا اور 6 پولیس اہلکاروں پر حملہ کیا گیا تھا۔

آنند مہندرا بھی ہوئے سرفراز کے مرید،

تحفے میں 'مہندرا تھار' دینے کا اعلان

نئی دہلی: نوجوان ہندوستانی بلے باز سرفراز خان نے انگلینڈ کے خلاف جاری ٹیسٹ سیریز کے تیسرے ٹیسٹ میچ میں ڈیبیو کیا اور پہلی ہی اننگ میں شاندار 62 رن بنا کر سبھی کو اپنا دیوانہ بنا لیا۔ اس اننگ کے بعد ان کی اپنے والد نوشاد خان سے گلے ملنے کی ایک جذباتی ویڈیو وائرل

ہوئی۔ اس ویڈیو پر اب آنند مہندرا نے بھی اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے اور 'مہندرا تھار' تحفے میں دینے کی بات کہی ہے۔ سرفراز خان کے والد نوشاد خان کے ردعمل سے متاثر ہوکر آنند مہندرا نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''ہمت نہیں چھوڑنا، بس! سخت محنت، حوصلہ، صبر۔ ایک والد کے لیے ایک بچے کو حوصلہ دینے کے لیے اس سے بہتر بات اور کیا ہوسکتی ہے۔ ایک مثالی والد ہونے کے ناطے یہ میرے لیے خوشی اور اعزاز کی بات ہوگی اگر نوشاد خان تھار کا تحفہ قبول کریں۔'' واضح رہے کہ سرفراز خان نے پہلے میچ میں ہی 62 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرلی تھی لیکن وہ رن آؤٹ ہوگئے تھے۔ انہوں نے فرسٹ کلاس کے کرکٹ میں تقریباً 70 کی اوسط سے رن بنائے ہیں۔ واضح رہے کہ آنند مہندرا کی جانب سے سرفراز کے والد نوشاد کو پیش کی جانے والی 'مہندرا تھار' مینوئل اور آٹو میٹک ٹرانسمیشن کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔ اس میں 5.1 لیٹر ڈیزل انجن ویرینٹ ہے جبکہ دوسرا ویرینٹ 0.2 لیٹر ٹربو چارجڈ پیٹرول انجن پیش کرتا ہے۔ اس کی صلاحیت 150 پی ایس پاور اور 320 این ایم ٹارک پیدا کرنے کی ہے۔ اس کے ٹاپ ماڈل کی قیمت 20.17 لاکھ روپے ایکس شوروم ہے۔

نہیں رہیں دنگل کی چھوٹی ببیتا!

اداکارہ سُہانی بھٹناگر کا 19 سال کی عمر میں انتقال

نئی دہلی: عامر خان کی فلم 'دنگل' میں نظر آنے والی چائلڈ آرٹسٹ سُہانی بھٹناگر کا ہفتہ کے روز دہلی میں انتقال ہوگیا۔ انہوں نے 19 سال کی چھوٹی سی عمر میں الوداع کو الوداع کہہ دیا۔ رپورٹ کے مطابق سہانی کی موت غلط علاج کی وجہ سے ہوئی ہے۔ سہانی نے فلم دنگل ؒ میں چھوٹی ببیتا کا کردار ادا کیا تھا۔ ان کے انتقال سے انڈسٹری میں سوگ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سہانی بھٹناگر کو کچھ عرصہ قبل ٹانگ میں چوٹ آئی تھی، جس کے بعد ان کے فریکچر کا علاج شروع کیا گیا۔ ان کے میں دوائیوں کے مضر اثرات نمایاں ہونے لگے۔ بتایا جارہا ہے کہ اداکارہ کے جسم میں سیال بننا شروع ہوگیا تھا، جس کی وجہ سے ان کی موت ہوگئی۔ سہانی کافی دنوں سے دہلی کے ایمس اسپتال میں داخل تھیں۔ ان کی آخری رسومات ہفتہ کو فرید آباد میں ادا کی جائیں گی۔ سہانی بھٹناگر فلم دنگل ؒ میں عامر خان، ساکشی تنور اور زائرہ وسیم کے ساتھ نظر آئی تھیں۔ سہانی کو ان کی پرفارمنس پر داد بھی ملی تھی۔ دنگل ؒ کے بعد سہانی بھٹناگر کو کئی ٹی وی اشتہارات میں بھی دیکھا گیا۔ کچھ عرصے بعد انہوں نے اداکاری چھوڑ کر پڑھائی پر توجہ دینے کا فیصلہ کیا۔ سہانی بھٹناگر کی موت پر عامر خان پروڈکشن کی جانب سے ایک انسٹاگرام پوسٹ شیئر کی گئی ہے۔ پوسٹ میں انہوں نے سہانی کو اداکاری کے لیے ایک اسٹار قرار دیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ اداکارہ کی موت سے پروڈکشن ہاؤس کو صدمہ پہنچا ہے۔ وہ ان کے لیے ایک اسٹار تھیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ نومبر 2021 تک سہانی بھٹناگر سوشل میڈیا پر کافی متحرک تھیں۔ وہ اپنی بہت سی تصاویر انسٹاگرام پر شیئر کرتی تھیں۔ انہیں کئی مزاحیہ ویڈیوز میں بھی دیکھا گیا۔ انہوں نے فلم دنگل ؒ کے اپنے ساتھی اداکاروں کے ساتھ کئی تصاویر بھی شیئر کیں، جنہیں مداحوں نے بے حد پسند کیا۔ سہانی بھٹناگر کی اچانک موت سے انڈسٹری میں غم کا ماحول ہے۔ کسی کے لیے بھی یقین کرنا مشکل ہے کہ اتنی چھوٹی اور پیاری لڑکی اس طرح دنیا کو الوداع کہہ گئی۔ فلم دنگل ؒ میں فاطمہ ثنا شیخ اور سانیا ملہوترا نے بھی کام کیا تھا۔ سانیا بڑی ببیتا پھوگاٹ کے کردار میں نظر آئیں۔ یہ فلم سپر ہٹ رہی۔ تمام اداکاروں کے کام کو ناقدین اور شائقین نے سراہا تھا۔

بہار کے سیمانچل علاقہ سے مزید امیدوار کھڑے کیے جائیں گے: اسد اویسی

کشن گنج: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین آنے والے عام انتخابات میں بہار کے سیمانچل علاقہ سے مزید امیدواروں کو میدان میں اتارنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ پارٹی سربراہ اسدالدین اویسی نے آج یہ بات بتائی۔ انھوں نے کہا کہ اے آئی ایم آئی ایم 2024ء کے لوک سبھا انتخابات میں جھارکھنڈ کی 2 یا 3 نشستوں سے بھی امیدواروں کو کھڑا کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ اویسی نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا کہ ہم آنے والے لوک سبھا انتخابات میں بہار کے سیمانچل علاقہ سے زیادہ پارلیمانی نشستوں پر امیدوار کھڑا کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ گزشتہ لوک سبھا انتخابات میں ہم نے اس علاقہ میں صرف ایک نشست پر مقابلہ کیا تھا اور وہ کشن گنج کی نشست تھی۔ اس مرتبہ ہم کشن گنج کے علاوہ مزید 3 نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑا کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ قطعی فیصلہ بہت جلد لیا جائے گا۔ علاوہ ازیں میں نے جھارکھنڈ کے اپنے پارٹی قائدین کے ایک وفد سے بھی ملاقات کی ہے۔ ہم اس قبائلی ریاست میں بھی 2024ء کے لوک سبھا انتخابات میں 2 یا 3 نشستوں سے اپنے امیدوار میدان میں اتارنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ اے آئی ایم آئی ایم سربراہ بہار کے سیمانچل علاقہ کے سہ روزہ دورہ پر ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی کثیر آبادی ہے۔ سیمانچل علاقہ شمال مشرقی بہار کے 4 اضلاع پورنیہ، ارریہ، کشن گنج اور کٹیہار پر مشتمل ہے۔ کشن گنج میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مجوزہ کیمپس کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اویسی نے کہا کہ کشن گنج میں اے ایم یو کا کیمپس ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے۔ بی جے پی زیر قیادت مرکزی حکومت اور نتیش کمار کی زیر قیادت حکومتِ بہار اس کے لیے ذمہ دار ہیں۔ کشن گنج میں اے ایم یو کیمپس کی تعمیر میں تکنیکی رکاوٹوں کو بہ آسانی دور کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں اس معاملہ کو سنجیدگی سے لیں۔ حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ کشن گنج میں اے ایم یو کیمپس کی تعمیر کا کام یو پی اے کے دورِ حکومت میں شروع ہوا تھا اور رک گیا تھا۔ اُس وقت سے اب تک حکام نے اس معاملہ کو آگے بڑھانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اسد اویسی نے جمعہ کے روز کشن گنج میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا کہ وزیر اعظم مودی کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے ملک میں فرقہ پرستی بڑھتی جارہی ہے اور مسلمانوں کو سیاست میں ان کے جائز حصے سے محروم کیا جارہا ہے۔ نریندر مودی نے مسلمانوں کو سیاست سے دور کردیا ہے۔

کیا تہران ایئرپورٹ پر ہونے والی ایک 'حادثاتی ملاقات' سلمان رُشدی کے خلاف ایرانی فتوے کی وجہ بنی؟

کلوئی ہادجی ماتھیو

فروری 1989 سے قبل ایران کی جانب سے برطانوی مصنف سلمان رُشدی کی متنازع کتاب 'سیٹانک ورسز' کو کم از کم عوامی سطح پر تو نظر انداز ہی کیا گیا تھا لیکن ایرانی دارالحکومت تہران کے ایئرپورٹ پر ہونے والی ایک 'حادثاتی ملاقات' نے سب کچھ بدل دیا۔ 'سیٹانک ورسز' سلمان رُشدی کی چوتھی کتاب تھی جو ستمبر 1988 میں شائع ہوئی تھی۔ ایران کے اس وقت کے رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ خمینی نے 14 فروری 1989 کو برطانوی مصنف کو ایک فتوے کے ذریعے 'واجب القتل' قرار دیا تھا۔ فتویٰ جاری ہونے کے تقریباً تین دہائیوں بعد 12 اگست 2022 کو ایک شخص نے نیویارک میں برطانوی مصنف پر چاقو سے حملہ کیا تھا جس میں ان کی آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ 24 سالہ حملہ آور ہادی متر کی جانب سے یہ واضح نہیں کیا گیا کہ وہ ایرانی فتوے سے متاثر تھے یا نہیں۔ اطلاعات کے مطابق حملہ آور کا کہنا تھا کہ انھوں نے 'سیٹانک ورسز' کے دو صفحے پڑھے تھے۔ ایران نے اس حملے میں ملوث ہونے کی تردید کی تھی اور اس حملے کا ذمہ دار سلمان رُشدی کو قرار دیا تھا۔

برطانوی امام کی ایئرپورٹ پر ایرانی وزیر سے ملاقات اور ایرانی فتویٰ

جب کلیم صدیقی اور غیاث الدین صدیقی مہرآباد ایئرپورٹ پہنچے تو ایرانی دارالحکومت تہران میں موسم کچھ خراب تھا۔ یہ دونوں افراد انقلابِ ایران کی دس سالہ تقریبات میں شرکت کے لیے تہران آئے تھے اور اب واپس اپنے گھر برطانیہ روانہ ہو رہے تھے۔ شاید یہ اتفاق تھا کہ ایئرپورٹ کے اندر ان کی ملاقات ایرانی حکومت کے وزیر محمد خاتمی سے ہو گئی اور انھوں نے کلیم الدین صدیقی سے تنہائی میں ملاقات کی درخواست کی۔ بی بی سی کی جانب سے 2009 میں بنائی گئی دستاویزی فلم 'دا سیٹانک افیئرز' میں اس ملاقات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے غیاث الدین کا کہنا تھا کہ 'کلیم اور محمد خاتمی ایک کونے میں چلے گئے اور بات کی۔' کلیم الدین نے غیاث الدین صدیقی کو بتایا کہ 'محمد خاتمی مجھ سے سلمان رُشدی کے حوالے سے میرے خیالات پوچھ رہے تھے۔ میں نے کہا کچھ بہت بُرا ہونا چاہیے۔' کلیم نے اپنے ساتھی کو بتایا کہ محمد خاتمی ایرانی رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ خمینی سے ملاقات کے لیے جا رہے ہیں۔ کچھ ہی گھنٹے بعد آیت اللہ نے سلمان رُشدی کے خلاف فتویٰ جاری کر دیا۔ یہ فتویٰ نہ صرف مصنف کے خلاف جاری کیا گیا تھا بلکہ اس کی لپیٹ میں پبلشر، مدیران اور مترجم بھی آئے۔ فتوے میں کہا گیا تھا کہ 'میں تمام بہادر مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ وہ دنیا میں جہاں بھی ہوں، بلا تاخیر انھیں قتل کر دیں تاکہ پھر کوئی مسلمانوں کے عقائد کی توہین کرنے کی ہمت نہ کرے۔' فتویٰ جاری ہونے سے چھ مہینے پہلے دُنیا بھر میں اس کتاب کے حوالے سے احتجاجی مظاہرے ہو رہے تھے۔ انڈیا سمیت متعدد ممالک میں اس کتاب پر پابندی عائد کر دی گئی تھی اور پاکستان میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں میں متعدد افراد ہلاک بھی ہوئے تھے۔ برطانیہ کے علاقوں بولٹن اور بریڈ فورڈ میں مظاہروں کے دوران اس کتاب کی کاپیاں بھی نذرِ آتش کی گئیں تھیں۔ لیکن اس وقت تک ایران کی جانب سے اس کتاب پر کوئی سخت ردِعمل دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ تو کیا 14 فروری 1989 کو جاری ہونے والے فتوے کی وجہ تہران کے ایئرپورٹ پر کلیم الدین صدیقی اور غیاث الدین صدیقی کی ایرانی وزیر محمد خاتمی سے ہونے والی 'حادثاتی ملاقات' تھی؟ کلیم الدین اور غیاث الدین کی آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں۔ یہ دونوں سلمان رُشدی کی طرح برطانیہ کے زیرِ حکومت انڈیا میں پیدا ہوئے تھے اور بعد میں برطانیہ منتقل ہو گئے۔ 1980 کی دہائی میں یہ دونوں ایران میں آیت اللہ خمینی کی حکومت سے قریبی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ سُنّی مسلمان ہونے کے باوجود کلیم الدین شیعہ اکثریتی ملک ایران میں 1979 میں آنے والے انقلاب کو پسند

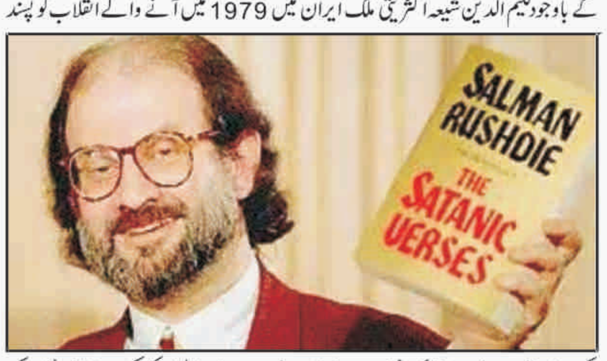

کرتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ انقلاب نے مغرب نواز رضا شاہ پہلوی کی حکومت کا تختہ اُلٹ کر اسلام کو مغربی غلبے سے آزاد کروایا۔ بعد میں کلیم الدین نے دعویٰ کیا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سلمان رُشدی کے خلاف جاری ہونے والے فتوے کے 'جزوی ذمہ دار' ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'میں ایک وزیر سے ایئرپورٹ پر ملا۔ وی آئی پی لاونج میں انھوں نے مجھ سے 'سیٹانک ورسز' اور سلمان رُشدی کے بارے میں پوچھا۔ مجھے جو معلوم تھا میں نے انھیں بتا دیا اور پھر وہ امام آیت اللہ خمینی سے ملاقات کے لیے چلے گئے اور میرے خیال میں اسی دن صبح فتویٰ جاری ہو گیا۔' 1992 میں بی بی سی ریڈیو فور کے ایک انٹرویو کے دوران صحافی لوڈوچ کینیڈی نے کلیم سے پوچھا تھا کہ 'کیا آپ کو اس پر فخر محسوس ہوتا ہے؟' کلیم نے جواب دیا تھا کہ 'جی ضرور۔'

غیاث الدین اپنی سوانح عمری میں لکھتے ہیں کہ 'مقبول کہانی' یہ ہی ہے کہ کلیم 'اس فتوے کے گرینڈ مفتی تھے لیکن ایسا تھا نہیں۔' ان کی کتاب 'آ ویری برٹش مسلم ایکٹوسٹ' میں لکھا ہے کہ 'ایسا لگتا تھا کہ سلمان رُشدی کی کتاب آیت اللہ خمینی کے ڈیسک پر آ گئی تھی اور بطور اسلامی ریاست کے سربراہ ان پر یہ فرض ہو گیا تھا کہ وہ ردِعمل دیں۔' کتاب میں لکھا ہے کہ بعد میں ایران کے صدر بننے والے وزیر محمد خاتمی نے کلیم الدین سے ان کی رائے ضرور مانگی تھی لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی یہ رائے آیت اللہ تک پہنچی تھی یا نہیں۔ غیاث الدین کی کتاب میں لکھا ہے کہ 'یہ سوچنا کہ ایک مذہبی فتویٰ جس پر مذہبی دانشوروں کی جانب سے بحث کی گئی ہو وہ ایک غیر ملکی چیئر لیڈر سے متاثر ہو کر جاری کیا گیا تھا، یہ مضحکہ خیز ہے۔' کلیم الدین 1996 میں فوت ہو گئے تھے لیکن سلمان رُشدی پر ہونے والے حالیہ حملے کے بعد بات کرتے ہوئے ان کے صاحبزادے اقبال کا کہنا تھا کہ فتویٰ جاری ہونے کے وقت ان کے والد کی ایران میں موجودگی ایک اتفاق ہی تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایرانی وزیر کے رابطہ کرنے پر ہی ان کے والد کو فتوے کے بارے میں پہلی مرتبہ معلوم ہوا تھا۔ اقبال کے مطابق 'انھوں نے کبھی بھی فتوے کے لیے خود کو ذمہ دار نہیں سمجھا۔' تاہم ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ان کے والد کو اس فتوے کی حمایت کرنے پر کبھی بھی پچھتاوا نہیں رہا۔ 'سیٹانک ورسز' کی مخالفت کرنے والے برطانوی مسلمان دو کیمپوں میں تقسیم تھے۔ پہلے وہ تھے جنھوں نے کتاب کی چھپائی پر برطانوی نظامِ قانون کو تبدیل کرنے کی بات کی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ملک میں توہینِ مذہب کے قوانین کا اطلاق عیسائیت کے علاوہ دیگر عقیدوں پر بھی کیا جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا بلکہ یہ قانون انگلینڈ اور ویلز میں 2008 میں اور سکاٹ لینڈ میں 2021 میں ختم کر دیا گیا۔ پھر ایک وہ کیمپ تھا جو سمجھتا تھے کہ سلمان رُشدی کی کتاب پر ان کے خیالات برطانوی معاشرے میں سُنے نہیں گئے۔ انھوں نے برطانیہ میں خود کو مسلمانوں کا بطور نمائندہ اور محافظ پیش کرنا شروع کر دیا۔ کلیم الدین کا تعلق دوسرے کیمپ سے تھا۔ 1989 میں ان کے حامیوں نے مانچسٹر میں سینکڑوں مسلمانوں کے ایک اجلاس پر دھاوا بول دیا تھا۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت پیش آیا تھا جب بی بی سی کے ایک پول میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ 35 فیصد برطانوی مسلم سلمان رُشدی کے خلاف فتوے کی حمایت کرتے ہیں۔ کلیم نے اس اجلاس میں لوگوں سے پوچھا کہ کیا وہ اس فتوے کی حمایت کرتے ہیں؟ کلیم نے بعد میں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ 'جو لوگ وہاں موجود تھے سب نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے تھے۔' کلیم کا ماننا تھا کہ صرف اسلامی ادارے ہی برطانوی مسلمانوں کی بہتر طریقے سے نمائندگی کر سکتے ہیں۔ کلیم نے 1992 میں 'مسلم پارلیمنٹ' لانچ کی تھی جو کہ بحث و مباحثے کا ایک بڑا فورم بن گئی تھی تاہم 1997 میں ان کی موت کے بعد یہ ادارہ بند ہو گیا۔ جہانگیر محمد بطور ڈپٹی لیڈر کلیم الدین کے ساتھ کام کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی تنظیم کا قیام اس مقبولیت کا مرہونِ منت تھا جو کہ کلیم الدین کو فتوے کے بعد ملی۔ لیکن یاسمین علی بھائی براؤن کہتی ہیں کہ کلیم نے یہ تنظیم قائم کر کے 'طاقت پر قبضہ' کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ عام مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کرتے۔ وہ کہتی ہیں کہ مسلم پارلیمنٹ ایک 'مضحکہ خیز چیز تھی۔' 'اسے کس طرح سے پارلیمنٹ کہا جا سکتا ہے؟ وہ ووٹنگ کے بغیر کیسے پارلیمنٹ بن گئی؟' غیاث الدین اب بھی زندہ ہیں لیکن ان کی صحت اس قابل نہیں کہ وہ میڈیا سے گفتگو کر سکیں۔ ان کے صاحبزادے عاصم کہتے ہیں کہ تہران ایئرپورٹ پر ہونے والی ملاقات حادثاتی تھی اور ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں جس کی بنیاد پر یہ کہا جا سکے کہ ان کے والد کی رائے یا مشورہ آیت اللہ خمینی تک پہنچایا گیا تھا۔ عاصم کہتے ہیں کہ ان کے والد دہائیوں پہلے اس فتوے سے دوری اختیار کر چکے تھے۔ یاسمین علی بھائی براؤن بھی کہتی ہیں کہ 'غیاث الدین کا ذہن تبدیل ہوا تھا اور وہ آزادیٔ رائے کے محافظ بن گئے تھے، یہ ایک انتہائی بہادرانہ عمل تھا۔' ہم یہ کبھی واضح طور پر نہیں جان سکیں گے کہ سلمان رُشدی کے خلاف فتویٰ کلیم الدین کی وجہ سے جاری کیا گیا تھا یا نہیں لیکن یہ بات ضرور واضح ہے کہ اس وقت ایسے بہت سے عوامل تھے جنھوں نے شاید ایرانی حکومت کو ایسا فتویٰ جاری کرنے پر مجبور کیا ہو۔ اس وقت ایرانی شہریوں کی ایک بڑی تعداد سمجھتی تھی کہ انقلاب کے دوران دس برس کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے گئے۔ اس وقت آیت اللہ خمینی بیمار تھے اور عراق کے ساتھ جنگ ختم ہونے پر ناراض بھی تھے۔ کچھ صحافیوں کا کہنا ہے کہ فتویٰ جاری کرنے کا مقصد عراق کے ساتھ ہونے والی جنگ بندی کے سبب ہونے والی خفت اور شرمندگی کو چھپانا تھا۔ جون 1989 میں آیت اللہ خمینی کی موت کے بعد ان کے صاحبزادے کا کہنا تھا کہ ان کے والد نے کبھی سلمان رُشدی کی کتاب نہیں پڑھی تھی۔ ان کی موت کے بعد بھی یہ فتویٰ اب ہمیشہ ہی موجود رہے گا کیونکہ فتویٰ وہی سکالر واپس لے سکتا ہے جس کی جانب سے یہ جاری ہوا ہو۔ 1990 کی دہائی میں ایران کے اس وقت کے صدر محمد خاتمی نے فتوے سے دوری اختیار کر لی تھی اور کہا تھا کہ نہ وہ اس فتوے کی حمایت کریں گے اور نہ اسے روکیں گے۔ لیکن جب 2017 میں رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای سے پوچھا گیا کہ کیا آیت اللہ خمینی کا فتویٰ آج بھی اثر رکھتا ہے تو ان کا کہنا تھا کہ 'بالکل وہ فتویٰ آج بھی اس ہی حالت میں موجود ہے جیسا آیت اللہ خمینی نے جاری کیا تھا۔'

'یوتھنیزیا': نیدرلینڈز کے سابق وزیراعظم اور ان کی اہلیہ نے اکٹھے موت کو گلے لگا لیا، '70 برس کے ساتھ کا بے خوف اختتام'

'بے خوف اور متاثر کن'۔ 'دی رائٹس فورم' نے اپنے بانی اور نیدرلینڈز کے سابق وزیراعظم ڈراس وان اگٹ کی موت کا اعلان اس بیان کے ساتھ کیا۔ وین اگٹ نے اپنی اہلیہ یوجین کے

ہمراہ 'یوتھنیزیا' کے ذریعے رواں ماہ کے آغاز پر موت کو گلے لگایا ہے۔ 'یوتھنیزیا' ایسی موت کو کہا جاتا ہے جس میں لاعلاج مرض یا انتہائی تکلیف میں مبتلا شخص کی درخواست پر ڈاکٹر کسی مریض کی جان بغیر کوئی تکلیف دیے ممکن بناتا ہے۔ نیدرلینڈز میں سنہ 2002 سے 'یوتھنیزیا' اور خودکشی میں معاونت کی اجازت ہے۔ اس طرح سے موت کو گلے لگانے کی اجازت قانونی طور پر ہونے کے باعث کئی جوڑوں نے یوتھنیزیا کے ذریعے ایک ساتھ مرنے کی اپنی خواہش کو پورا کیا ہے۔ اس عمل کے دوران ڈاکٹر عموماً دوا کی ایک مہلک خوراک کے ذریعے موت کو یقینی بناتے ہیں۔ نیدرلینڈز کے سابق وزیراعظم ڈراس وان اگٹ اور ان کی اہلیہ کی عمریں 93 سال تھیں جب 5 فروری کو دونوں نے 'ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے' موت کو گلے لگایا۔ دی رائٹس فاؤنڈیشن کے مطابق ان دونوں کی صحت کی مسلسل بگڑتی ہوئی صورتحال کے باعث انھوں نے موت کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وان اگٹ، ایک بااثر سیاست دان تھے جن کی طویل خدمات رہی ہیں۔ انھیں سنہ 2019 میں فالج کا دورہ پڑا جس سے وہ کبھی بھی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو سکے جبکہ ان کی اہلیہ یوجین کی صحت بھی خراب تھی۔

سات دہائیوں کا ساتھ

اینڈریاس (ڈراس) وان اگٹ اور یوجین کریکلبرگ 70 سال پہلے اُس وقت ملے تھے جب دونوں آرٹ کے طالب علم تھے۔ تب سے دونوں ساتھ تھے۔ انھوں نے چند سال بعد شادی کر لی تھی اور پوری زندگی وہ ایک دوسرے کی پرچھائی بن کر رہے۔ سنہ 1931 میں پیدا ہونے والے ڈراس وان اگٹ کی پرورش کیتھولک ماحول میں ہوئی۔ گریجویشن تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد انھوں نے زراعت، ماہی پروری اور انصاف کی وزارتوں میں بطور وکیل کام کیا۔ بعد ازاں انھوں نے اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز کیا۔ سنہ 1971 سے 1977 کے درمیان وہ وزیر برائے انصاف جبکہ 1982 میں وزیرِ خارجہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ انھوں نے 1977 سے 1982 کے درمیان ڈچ حکومت کی تین کابینہ میں بطور وزیراعظم خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد انھیں جاپان اور امریکہ میں یورپی یونین کا سفیر مقرر کیا گیا۔ وان اگٹ کے وسیع سیاسی کیریئر کے دوران، ان کی اہلیہ یوجین نے ہمیشہ ان کا ساتھ دیا اور ہر مقامی اور غیر ملکی تقریبات میں ان کے ساتھ نظر آئیں۔ تصاویر میں وہ لوگوں کو مبارکباد دیتے، انتخابات میں ایک ساتھ ووٹ ڈالتے یا کھل کر ایک دوسرے کے لیے اپنا پیار ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ یوجین تب بھی ان کے ساتھ تھیں جب انھوں نے سنہ 2009 میں دی رائٹس فورم کی بنیاد رکھی۔ یہ تنظیم اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان پُرامن حل تلاش کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔ وان اگٹ سمجھتے تھے کہ فلسطینی عوام کے ساتھ 'ناانصافی' ہو رہی ہے اور اس بارے میں انھوں نے دو کتابیں اور متعدد مضامین لکھیں۔ سنہ 2019 میں انھیں فالج کا دورہ پڑا جس سے وہ جزوی طور پر صحت یاب ہو گئے تھے۔ دی رائٹس فورم کا کہنا ہے کہ اگرچہ انھوں نے فالج کے بعد بھی فلسطینی مسئلے کی پیروی جاری رکھی مگر وہ اپنی تخلیقی صلاحیت، ارتکاز اور تقریر کرنے کی صلاحیت کے متاثر ہونے کی وجہ سے مایوس تھے۔ اس ہی دوران، ان کی محبوب بیوی اور ابدی سہارے یوجین کی صحت بھی بتدریج خراب ہو رہی تھی اور یہ واضح تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہنا چاہتے تھے۔ لہٰذا دونوں نے 93 سال کی عمر میں 5 فروری کو ایک ساتھ یوتھنیزیا سے گزرنے کا فیصلہ کیا۔ نیدرلینڈز کے موجودہ قائم مقام وزیراعظم مارک روٹے نے انھیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا جب کہ ڈچ شاہی خاندان نے ان کی 'حیرت انگیز شخصیت' کی تعریف کی۔ انھوں نے سوگواروں میں تین بچے چھوڑے ہیں۔ وان اگٹ اور یوجین کو نجمگین میں دفن کیا گیا، جہاں وہ پہلی بار ملے تھے۔

نیدرلینڈز میں یوتھنیزیا کا بڑھتا رجحان

یوتھنیزیا ریویو کمیٹیوں کی آفیشل ویب سائٹ کے مطابق جب کوئی ڈاکٹر کسی مریض کی اپنی زندگی ختم کرنے کی درخواست کی تعمیل کرتا ہے تو اسے یوتھنیزیا کہا جاتا ہے۔ اگر ڈاکٹر مریض کی زندگی ختم کرنے میں مدد کرتا ہے تو اسے معاون خودکشی کہا جاتا ہے۔ سنہ 2002 سے نیدرلینڈز میں دونوں طریقوں سے موت کو گلے لگانے کی اجازت ہے، لیکن قانون میں لکھے گئے ضوابط کے ذریعے اس کو سختی سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ یوتھنیزیا کی درخواستیں اکثر ایسے مریضوں کی طرف سے آتی ہیں جو ناقابلِ برداشت تکلیف کا سامنا کر رہے ہوتے ہیں اور جن میں بہتری کی کوئی امید نہیں ہوتی ہے۔ یوتھنیزیا درخواست پوری سنجیدگی اور یقین کے ساتھ کی جانی چاہیے۔ مریضوں کو یوتھنیزیا کا مکمل حق حاصل نہیں ہے اور نہ ہی ڈاکٹرز اس پر عمل کرنے کے لیے مکمل طور پر پابند ہیں۔ جوڑوں میں ایک ساتھ یوتھنیزیا کا رجحان حال ہی میں دیکھنے میں آیا ہے لیکن اب یہ عام ہوتا جا رہا ہے۔ نیدرلینڈز میں سنہ 2022 میں تقریباً 9,000 افراد انفرادی یوتھنیزیا کے عمل سے گزرے۔ ان میں سے 29 جوڑے تھے۔

وہ معروف صحافی جن کا 35 سال تک روسی خفیہ ایجنسی کے لیے جاسوسی کرنے کا راز اُن کی موت کے بعد فاش ہوا

لاراگوزی

معروف فرانسیسی میگزین 'لے ایکسپریس' (L'Express) نے انکشاف کیا ہے کہ اُن کے سابق ایڈیٹر فلپ گرمباچ 35 سال تک روسی خفیہ ایجنسی کے جی بی کے جاسوسی کرتے رہے ہیں۔ گرمباچ کئی دہائیوں تک فرانس میں ایک غیر معمولی اور بااثر شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے۔ بہت سے سابق صدور، شوبز شخصیات اور مشہور ادیبوں کا شمار ان کے قریبی حلقہ احباب میں ہوتا تھا۔ وہ صحافت میں ایک نمایاں شخصیت تھے جنھوں نے فرانس کی سب سے کامیاب میگزینوں میں سے ایک 'لے ایکسپریس' کی ادارتی سمت کو تشکیل دیا۔ سنہ 2003 میں اُن کی وفات پر فرانس کے وزیر ثقافت ژاں جیک ایلاگون نے کہا تھا کہ کہ گرمباچ 'فرانسیسی میڈیا کی سب سے معروف اور قابلِ احترام شخصیات میں سے ایک تھے۔' لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ان تمام خصوصیات کے ساتھ ساتھ ہی وہ 'کے جی بی' کے جاسوس بھی تھے۔ گرومباچ کی دوہری زندگی کا ثبوت 'میتر وخین آرکائیوز' میں مل سکتا ہے۔ ان آرکائیوز کا نام اس روسی میجر کے نام پر رکھا گیا ہے جس نے سوویت آرکائیوز سے ہزاروں صفحات کی دستاویزات سمگل کر کے سنہ 1992 میں برطانیہ کے حوالے کر دی تھیں۔ ان دستاویزات کو بعد میں ایک کتاب کی شکل میں مرتب کیا تھا۔ ہزاروں صفحات پر مشتمل دستاویزات میں ایسے پروفائلز شامل ہیں جو سوویت یونین کے لیے جاسوسی کرنے والے مغربی باشندوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ 'لے ایکسپریس' کے سوشل ایڈیٹر ایٹین جیرارڈ گرمباچ کو بے نقاب کرنے والوں میں شامل ہیں۔ کئی ماہ پہلے انھیں اُن کے ایک دوست نے مطلع کیا کہ اُن کے ایک واقف کار متروخن کی فائلوں پر تحقیق کر رہے ہیں۔ انھوں نے اُن کو بتایا ہے کہ اُن دستاوازات میں 'لے ایکسپریس' کا بھی ذکر آیا ہے۔ دستاویزات کے مطابق 'بروک' کے کوڈ نام کے ساتھ ایک ایجنٹ خفیہ ایجنسی 'کے جی بی' کے لیے کام کرتا تھا۔ اور اس کردار کے بارے میں جو تفصیلات درج ہیں وہ گرمباچ سے مماثلت رکھتی تھیں۔ یہ تفصیلات سُن کر مسٹر جیرارڈ کی اس بارے میں دلچسپی میں اضافہ ہوا۔ مسٹر جیرارڈ نے بی بی سی کو بتایا کہ 'میں نے اس کی کھوج شروع کی اور مجھے دستاویزات میں گرمباچ کا نام اور کچھ تصاویر ملیں۔' وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد معاملات بہت سنگین ہو گئے۔ 'میں نے فرانسیسی خفیہ سروس سے اس بات کی تصدیق کرنے کے لیے رابطہ کیا کہ آیا بروک نامی ایجنٹ واقعی گرمباچ تھا اور پھر ایک سے دوسری چیز نکلنا شروع ہو گئی۔' گرمباچ سنہ 1924 میں پیرس میں ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ سنہ 1940 میں نازی جرمنی سے بچنے کے لیے وہ اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کے ساتھ فرانس سے فرار ہو گئے۔ انھوں نے اس کے بعد تقریباً فوراً ہی امریکی فوج میں شمولیت اختیار کر لی اور سنہ 1943 میں الجزائر میں لڑے۔ جنگ کے بعد وہ 'اے ایف پی' نیوز ایجنسی کے ساتھ منسلک ہو گئے جہاں سے بعد ازاں انھوں نے استعفیٰ دے دیا۔ سنہ 1954 میں گرمباچ کو 'لے ایکسپریس' کے بانی جین جیکس سروین شریبر نے اپنے میگزین میں کام کرنے کے پر رکھ لیا۔ اس کے بعد سے گرمباچ نے 20ویں صدی کی فرانس کی کچھ نمایاں شخصیات کے ساتھ روابط بنانا شروع کر دیے۔ انھوں نے اس وقت کے سینیٹر فرانکوئس مٹرینڈ، جو بعد میں فرانس کے صدر بھی بنے، کی ساکھ کو بحال کرنے میں ان کی مدد کی جب ان پر سنہ 1960 میں ایک قتل کا الزام لگایا گیا تھا۔ سروین شریبر، صدر ویلری جیسکارڈ ڈی ایسٹانگ اور ممتاز سیاستدان پییئر مینڈلیس فرانس جیسے طاقتور لوگوں کے قریب سمجھے جاتے تھے۔ اداکار ایلین ڈیلون اور ازابیل ادجانی سنہ 1980 میں اُن کی شادی کی تقریب میں شریک ہوئے جبکہ مصنف فرانکوئس ساگن اور یویس سینٹ لارینٹ کے شریک بانی پییئر برج قانونی گواہ تھے۔ اور گرمباچ اس تمام عرصے کے دوران ایک جاسوس تھے۔ کچھ لوگ سوویت یونین کے لیے جاسوسی کرنے کے اُن کی وفاداری کو ایک ذاتی لگاؤ کے طور پر دیکھتے ہیں۔ لیکن متروخین نے خود یہ قیاس کیا کہ ہو سکتا ہے کہ ابتدائی طور پر گرمباچ شاید اپنے کمیونسٹ نظریے کی وجہ سے 'کے جی بی' کی طرف راغب ہوئے ہوں، لیکن بعد میں ان کے جاسوس کے طور پر کام کرنے کی وجہ پیرس میں فلیٹ خریدنے کے لائق رقم جمع کرنے کی خواہش تھی۔ گرمباچ کو ملنے والی مالی مراعات یقیناً دلکش تھیں۔ متروخن فائلوں کے مطابق، سال 1976 اور سال 1978 کے درمیان گرمباچ کو 'کے جی بی' نے ان کو ان کی خدمات کے بدلے ڈھائی لاکھ یورو کے برابر انعام دیا تھا۔ 1970 کی دہائی می انھیں فرانس میں سوویت یونین کے سرفہرست 13 جاسوسوں میں سے ایک ہونے پر اضافی بونس بھی ملا۔ لیکن ابھی تک یہ واضح نہیں ہے

انھوں نے 'کے جی بی' کے لیے کون سے مشن انجام دیے۔ متروخین فائلوں سے پتہ چلتا ہے کہ سنہ 1974 کے صدارتی انتخابات کے دوران کے جی بی نے انھیں من گھڑت فائلیں دی تھیں جن کا مقصد دائیں بازو کے صدارتی امیدواروں کے درمیان تناؤ پیدا کرنا تھا۔ 'لے ایکسپریس' نے دستاویزات کا حوالہ دیتے ہوئے کہنا ہے کہ گرمباچ کو 'پیچیدہ مسائل حل کرنے' اور 'سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور رہنماؤں، اور گروپوں کے ساتھ روابط قائم کرنے کا مشن سونپا گیا تھا' لیکن ان کی فعال طور پر سوویت یونین کی مدد کرنے کی چند ہی ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ 1980 کی دہائی کے اوائل میں 'کے جی بی' نے اُن سے تعلقات منقطع کر لیے تھے۔ متروخن فائلوں کی کتاب کے مطابق، پیرس میں موجود دوسرے 'کے جی بی' ایجنٹوں کا خیال تھا کہ گرمباچ مخلص نہیں تھے اور ان کو لگتا تھا کہ انھوں نے معلومات اکٹھا کرنے کی اپنی صلاحیتوں اور اپنی ذہانت کی قدر کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا تھا۔ بالآخر سال 1981 میں گرمباچ کو 'کے جی بی' نے نکال دیا۔ ہم کبھی نہیں جان پائیں گے کہ گرمباچ کو اس بات سے راحت ملی کہ اس کی دوہری زندگی اب نہیں رہی، یا وہ کے جی بی کے لیے اپنی برسوں کی خدمات کے بارے میں کیسا محسوس کرتے تھے۔ شاید شرم کی وجہ سے یا پھر وفاداری کے دیرینہ احساس کی وجہ سے، گرمباچ نے سنہ 2000 میں صحافی تھیری وولٹن کی ایک جاسوس کی حیثیت سے اپنے سالوں کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کی تو اس کو انھوں نے مسترد کر دیا۔ شروع میں گرمباچ نے اپنے ماضی کو تسلیم کرتے دکھائی دیے، لیکن بعد میں وہ پیچھے ہٹ گئے اور وولٹن کو دھمکی دی کہ اگر انھوں نے یہ سب شائع کیا تو وہ ان پر مقدمہ کر دیں گے۔ وولٹن نے اس پروجیکٹ کو چھوڑ دیا، لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس واقعے نے گرمباچ میں اپنے تجربات کے بارے میں بات کرنے کی خواہش کو جنم دیا۔ گرمباچ کی بیوہ نیکول نے حال ہی میں 'لے ایکسپریس' کو بتایا کہ وولٹن کے دورے کے فوراً بعد اُن کے مرحوم شوہر نے انھیں سچ بتا دیا تھا۔ انھوں نے میگزین کو بتایا کہ 'انھوں نے مجھے سمجھایا کہ ہماری شادی سے پہلے انھوں نے کے جی بی کے لیے کام کیا تھا۔' نیکول کا کہنا ہے کہ گرمباچ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے امریکی فوج میں رہتے ہوئے ٹیکساس میں جس نسل پرستی کا سامنا کیا، اس نے ان کے دل میں 'بغاوت' کا بیج بویا اور اس کی وجہ سے انھوں نے سوویت یونین کے ساتھ تعاون کرنے کا فیصلہ کیا۔ 'انھوں نے اس کے ساتھ ہی کہا کہ وہ فوراً رک جانا چاہتے تھے، لیکن انھیں دھمکی دی گئی تھی۔' مسٹر جیرارڈ کا کہنا ہے کہ انھیں اپنے سابق ایڈیٹر انچیف کے بارے میں سچائی کا پتہ لگانے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ 'مجھے یقین تھا کہ میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم تحقیقات کریں، کیونکہ اس کا ہم سے تعلق ہے، چاہے اس کا مطلب غیر آرام دہ سچائیوں کا پتہ لگانا ہو۔' یہ مضمون لکھنے میں تین مہینے لگے، لیکن اس کا فائدہ ہوا۔ فرانس میں تقریباً ہر میڈیا آؤٹ لیٹ نے اس خبر کو جگہ دی شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ شاید بہت سے لوگ اب بھی گرمباچ کو ایک عظیم شخصیت کے طور پر یاد کرتے ہیں جس نے فرانسیسی میڈیا کے منظر نامے پر دہائیوں تک غلبہ حاصل کیا۔ اس خبر کے بعد، شاید کچھ لوگ گرمباچ کے لے ایکسپریس میں کام کرنے کے زمانے میں سوویت نواز خبروں کی تلاش میں پرانی کاپیاں کھنگالنے لگ جائیں لیکن انھیں کچھ بھی ملنے کا امکان نہیں ہے۔ 1950 کی دہائی میں، ایڈیٹر انچیف کے طور پر گرمباچ کے پہلے دور میں لے ایکسپریس کا جھکاؤ بائیں بازو کی جانب تھا۔ 1970 کی دہائی میں، جب گرمباچ دوبارہ لے ایکسپریس کے سربراہ تھے تو یہ اخبار ایک اعتدال پسند، لبرل،

بادشاہ بابر کی لاڈلی بیٹی گلبدن بیگم جنھوں نے حرمین کے قیام کے دوران سلطنت عثمانیہ کے فرمان کو بھی ٹھکرا دیا

شرلین مولین

یہ سنہ 1576 کی بات ہے جب ہندوستان کی سرزمین پر مغلیہ سلطنت کا پرچم لہرا رہا تھا اور عرب دنیا سمیت دنیا کے بیشتر حصے پر سلطنت عثمانیہ کی حکومت تھی۔ اگر ہندوستان میں مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کی حکومت تھی تو سلطنت عثمانیہ کا تاج سلطان مراد علی کے سر پر تھا۔ اسی سال مغلیہ سلطنت کی ایک اہم شہزادی نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا یادگار سفر کیا۔ یہ مغل دور حکومت کے ہندوستان میں پہلا موقع تھا جب کوئی خاتون حج کے لیے روانہ ہو رہی تھیں۔ حج اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ہے اور یہ صاحب حیثیت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ وہ شہزادی کوئی اور نہیں بلکہ ہندوستان میں مغل سلطنت کے بانی ظہیر الدین محمد بابر کی بیٹی گلبدن بانو بیگم تھیں جنھوں نے 53 سال کی عمر میں فتح پور سیکری کے آرام و آسائش والی دنیا کو چھوڑ کر ایک ایسے سفر پر جانے کا فیصلہ کیا جو اگلے چھ سال تک جاری رہا۔ گلبدن بیگم اس سفر میں اکیلی نہیں تھیں بلکہ وہ اپنے ساتھ شاہی خواتین کے ایک چھوٹے سے گروپ کی قیادت کر رہی تھیں۔ لیکن اس سفر سے متعلق تفصیلات جو کہ اپنے آپ میں نادر المثال تھیں وہ ریکارڈ میں موجود نہیں۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ شاید اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ دربار کے مرد مورخین نے 'عزو احترام' یا حرمت کے نام پر خواتین عازمین حج کے سفر سے متعلق حقائق کو ظاہر نہیں کیا۔

ایک شاندار سفر کی ادھوری کہانی

مؤرخ اور مصنف روبی لال نے اس سفر کا ذکر اپنی کتاب 'ویگابونڈ پرنسز: دی گریٹ ایڈونچرز آف گلبدن' میں کیا ہے۔ روبی لال لکھتی ہیں کہ گلبدن بیگم کے اس سفر میں ان کی بہادری اور ان کی رحم دلی اور دردمندی کے ساتھ ساتھ بغاوت کی داستان بھی شامل ہیں۔ گلبدن بیگم کو مغلیہ سلطنت کی پہلی اور واحد خاتون مورخ سمجھا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب ہمایوں نامہ میں اپنی زندگی کے تجربات کو مرتب کیا ہے۔ لیکن ان کی یہ کتاب بھی ادھوری ہے۔ اس کتاب کے کئی صفحات آج تک غائب ہیں۔ اپنی کتاب کے لیے تحقیق کے دوران روبی لال نے بہت سی دیگر دستاویزات کی ورق گردانی کی ہے جن میں سلطنت عثمانیہ کی تاریخ، فارسی کے مخطوطے اور مغل نسخے شامل ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 'گلبدن ایک ایسے وقت میں لکھ رہی تھیں جب مورخین کے لیے شاہی شخصیات کے لکھے ہوئے کاموں کی کاپیاں بنانا عام تھا۔ لیکن گلبدن کی کتاب کی ایک بھی مکمل کاپی دستیاب نہیں ہے۔' 'اپنے آپ میں اس انوکھے سفر پر اتنی طاقتور خاتون کی خاموشی بہت کچھ کہہ دیتی ہے۔'

طاقت کے مرکز سے دوری

گلبدن بابر کی تیسری اہلیہ دلدار بیگم کے بطن سے سنہ 1523 میں کابل میں پیدا ہوئی تھیں۔ گلبدن کی پیدائش کے وقت بابر گھر سے دور تھے اور ہندوستان پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ جب ان کی مہمات شروع ہوئیں تو بابر کا گھر میں آنا کم ہو گیا۔ گلبدن کو جلد ہی ان کی دوری کی عادت پڑ گئی۔ لیکن گھر کے طاقتور ترین فرد سے گاہے بگاہے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ والد بابر کے بعد سوتیلے بھائی ہمایوں اور بھتیجے اکبر سے ان کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن جب شاہی خاندان کے مرد اپنی سلطنتوں کو بڑھانے کے لیے جنگیں لڑ رہے تھے، گلبدن مضبوط عورتوں کے سائے میں پروان چڑھ رہی تھیں۔ یہ مضبوط خواتین بابر کی والدہ، خالہ، بہنیں، بیگم اور ان کی بیٹیاں تھیں۔ ان خواتین کا درباری سرگرمیوں میں اہم کردار دیکھا گیا ہے۔ انھوں نے بادشاہوں اور شہزادوں کے ساتھیوں اور مشیروں کا کردار ادا کیا ہے۔ گلبدن کے بچپن میں بھی سفر ایک خاص اہمیت تھی۔ چھ سال کی عمر میں وہ پہلی مغل خاتون بنیں جنھوں نے کابل سے آگرے کا سفر کیا۔ بابر نے آگرے کو اپنا پایہ تخت بنایا تھا۔ اس کے بعد جب ہمایوں کو افغان بادشاہ شیر شاہ سوری کے ہاتھوں شکست ہوئی تو وہ ایک شادی شدہ خاتون کے طور پر کابل واپس پہنچیں۔ اس کے دور دراز کے سفر مہینوں تک جاری رہتے تھے۔ گلبدن بیگم نے شاہی خاندان کی دیگر خواتین کے ساتھ پہاڑی راستوں سے پرخطر سفر کیا۔ ان اسفار کے دوران انھیں دشمنوں کے ساتھ ساتھ بہت سی دوسری مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا۔ روبی لال کہتی ہیں: 'مغلیہ خواتین خانہ بدوش طرز زندگی کی عادی تھیں۔ وہ مسلسل نئی جگہوں پر ہجرت کرنے اور اپنے شوہروں کے ساتھ جنگیں لڑنے کے لیے عارضی کیمپوں میں رہنے کی عادی تھیں۔' روبی لال کہتی ہیں کہ شاید سفر کی اسی عادت کی وجہ سے انھوں نے اپنے بھتیجے اکبر سے حج پر جانے کی اجازت مانگی۔

جب گلبدن بیگم نے اکبر سے بات کی

اکبر کا سب سے بڑا خواب مغلیہ سلطنت کا پرچم پورے ہندوستان پر لہرانا تھا۔ جیسے جیسے وہ ہندوستان میں اپنی سلطنت کی توسیع کر رہے تھے ویسے ویسے وہ خود کو زیادہ پرہیزگار اور خطا نہ کرنے والے شخص کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ پہلے مغل شہنشاہ بنے جنھوں نے مغل خواتین کو مکمل طور پر الگ تھلگ اور حرم کی دیواروں کے اندر رکھنے کا فیصلہ کیا۔ روبی لال اپنی کتاب لکھتی ہیں: 'شہنشاہ کے علاوہ کسی کو شاہی حرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اس حرم میں خوبصورت اور حرمت والی خواتین رہا کرتی تھیں۔ یہ ایک طرح سے اس بات کا ثبوت تھا کہ مغل بادشاہ کی حیثیت تقریباً مقدس تھی۔' لیکن زندگی کے اس جمود نے گلبدن کو پریشان کر دیا اور سنہ 1576 میں اکتوبر کے مہینے میں انھوں نے اپنے بھتیجے اور بادشاہ اکبر کو بتایا کہ وہ حج پر جانا چاہتی ہیں کیونکہ انھوں نے منت مانی ہے۔ اکبر نے اس سفر کے لیے مغلوں کے دو پرتعیش جہاز سلیمی اور الٰہی کو استعمال کرنے کی اجازت دی۔ خواتین کے اس گروپ کے ساتھ سونے اور چاندی سے بھرے بکسے گئے جو صدقہ کے طور پر تقسیم کیے جانے تھے۔ اس کے ساتھ ہزاروں روپے کی نقدی اور بارہ ہزار احرام کے کپڑے بھی لے جائے گئے۔ روبی لال نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ 'جب ان خواتین کا قافلہ سرخ پتھر کے بنے مغلیہ قلعے والے پایہ سلطنت فتح پور سیکری کی گلیوں سے گزر رہا تھا تو انھیں دیکھنے کے لیے سڑکوں پر عام عورتوں اور مردوں کا ہجوم موجود تھا۔' لیکن اس قافلے کو شروعات سے ہی خطرہ لاحق تھا۔ مکہ کا سمندری راستہ پرتگالیوں کے قبضے میں تھا جو مسلمانوں کے جہازوں کو لوٹنے اور جلانے کے لیے بدنام تھے۔ ایران سے گزرنے والا زمینی راستہ اتنا ہی پرخطر تھا کیونکہ اس راستے پر شدت پسند گروہ ہوا کرتے تھے جو مسافروں پر حملے کرتے تھے۔ اس وجہ سے گلبدن اور اس کے ساتھ آنے والی خواتین تقریباً ایک سال تک سورت میں پھنسی رہیں تاکہ سفر کے دوران پرتگالیوں سے بچ سکیں۔ انھوں نے بحیرہ عرب میں چار ہفتوں تک جاری رہنے والا جہاز سے سفر کیا اور پھر تپتے صحراؤں میں انھوں نے اونٹ پر سفر کیا پھر کہیں جا کر ان کا مکہ مکرمہ میں ورود ہوا۔

سلطان مراد کے حکم کی خلاف ورزی

ان کے سفر کا سب سے دلچسپ پہلو مکہ پہنچنے کے بعد سامنے آیا کیونکہ ان کے ساتھ آنے والی خواتین نے اگلے چار سال تک خطۂ عرب میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ روبی لال لکھتی ہیں: 'جس طرح وہ حرم چھوڑنے میں متفق تھیں اسی طرح صحرائی دنیا میں خانہ بدوش زندگی گزارنے اور روحانیت کی تلاش میں بھی وہ متفق تھیں۔' گلبدن اور اس کی ساتھی خواتین نے جب صدقہ خیرات دینا شروع کیا تو ہر طرف ان کے چرچے ہونے لگے۔ سلطنت مغلیہ کی شہزادی گلبدن بیگم کی طرف سے کیے جانے والے اس انعام و اکرام اور داد و دہشت نے عثمانی سلطان مراد کو ناراض کر دیا۔ کیونکہ انھوں نے اسے دنیا میں مغل بادشاہ اکبر کی بڑھتی ہوئی سیاسی طاقت کے طور پر دیکھا۔ ایسے میں سلطان نے اپنے لوگوں کو یکے بعد دیگرے چار شاہی فرمان کے ساتھ بھیجا جس میں گلبدن بیگم اور ان کے ساتھ آنے والی مغل خواتین کو خطۂ عرب سے نکل جانے کا حکم تھا۔ لیکن گلبدن نے ہر بار سلطنت عثمانیہ کے فرمانروا بادشاہ مراد کے حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ روبی لال لکھتی ہیں: 'ایک مغل خاتون کی جانب سے یہ بغاوت کا ایک بے مثال واقعہ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی آزادی کو کتنا عزیز رکھتی تھیں۔' اس کے بعد سلطان نے ان کی ضد سے تنگ آ کر ان خواتین کے خلاف ترکی زبان کے ایک ایسے لفظ کا استعمال کیا کہ جس نے اکبر کو ناراض کر دیا۔ بہر حال پانچویں فرمان کے بعد سنہ 1580 میں گلبدن بیگم اور ان کی ساتھی حجاج خواتین نے عرب سے رختِ سفر باندھا اور دو سال کے طویل سفر کے بعد سنہ 1582 میں ان کا قافلہ فتح پور سیکری سے 60 کلومیٹر دور کھانوا پہنچا۔ واپسی کے بعد ان کا نواب کے طور پر خیر مقدم کیا گیا۔ یہی نہیں اکبر نے ان سے مغل تاریخ اکبر نامہ میں حصہ ڈالنے کو بھی کہا اور اس طرح وہ واحد خاتون رہیں جنھوں نے مغل سلطان کی اس تاریخ میں تعاون کیا۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار ، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس
Mob: 9860871766

24ویں سیپکٹکارا مہاراشٹر ریاستی مقابلہ میں جلگاؤں ضلع فاتح

جلگاؤں : 17 رفروری (عقیل خان بیاولی) وردھا میں منعقدہ ریاستی سطح کے سیپکٹکارا کھیل مقابلوں میں ضلع جلگاؤں کی جونیئر ٹیم انڈر 19 نے شاندار مظاہرہ کر کے ریاستی سطح کی ٹرافی پر اپنا حق جمایا مذکورہ مقابلوں میں گوندیا، دھولیہ، سولاپور، ناندیڑ، تھانہ، ان ٹیموں کو شکست دیکر کامیابی حاصل کی ان مقابلوں میں کپتان ابوذر، تنویر شاہ، سید ثاقب، فیضان شیخ، محمد عمر، فرقان خان، محمد حماد، عدنان تمبولی مرزا حسان، ریحان خان، کی ٹیم میں شمولیت تھی رہنمائی آصف سر، فیضان شیخ نے کی مینیجر عامر خان تھے اس کامیابی پر وپین کامدار، ریاستی صدر، یوگیندر پانڈے ریاستی سکریٹری، ڈاکٹر رویندر بیلے، ضلع جلگاؤں کے صدر اعجاز ملک، پروفیسر چندر کانت سونو نے، ضلع اسپورٹس افسر نائیک پردیپ تڑویلکر، نائب صدر اقبال مرزا، دتو سر سولاپور، پرنسپل شیخ بابو پروین پاٹل، وسیم مرزا، روی بکواڈ، شہباز شیخ مظفر شیخ وغیرہ نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے مستقبل میں بھی اسی طرح کی کارکردگی کی امید ظاہر کی۔

لاپتہ لیڈیز کی خصوصی اسکریننگ دہلی میں 19 فروری کو

عامر خان، کرن راؤ کے ساتھ نظر آئیں گی فلم کی اسٹار کاسٹ

ممبئی، 17 فروری (ایم ملک) کرن راؤ اپنی آنے والی فلم لاپتہ لیڈیز سے ہر جگہ سرخیوں میں ہیں۔ اس فلم کا ٹریلر پہلے ہی شائقین کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ شائقین اور سامعین کرن کی تخلیق کردہ تفریحی دنیا کی مزید جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں۔ اس وقت فلم کی نمائش کا عمل جاری ہے، جس کی اگلی خصوصی اسکریننگ دہلی میں کی جائے گی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اس سے پہلے میکرز جے پور، بھوپال، بنگلورو اور لکھنؤ جیسے شہروں میں فلم کی اسپیشل اسکریننگ کی میزبانی کر چکے ہیں اور اب 19 فروری کو دہلی میں فلم کی اسپیشل اسکریننگ کی میزبانی کی جائے گی۔ اسکریننگ میں عامر خان، ہدایت کار کرن راؤ اور مرکزی اداکار نیتانشی گوئل، پرتیبھا رانتا اور سپارش سریواستو شرکت کریں گے۔ فلم کی پچھلی نمائش کو شائقین اور شائقین کی جانب سے بہت پسند کیا گیا۔ اس دوران انہوں نے کرن راؤ کی ہدایت کاری، کہانی سنانے اور مرکزی اداکاروں کی کارکردگی کی تعریف کی۔ جیو اسٹوڈیوز کی طرف سے پیش کردہ، مسنگ لیڈیز کی ہدایت کاری کرن راؤ نے کی ہے اور اسے عامر خان اور جیوتی دیشپانڈے نے پروڈیوس کیا ہے۔ یہ فلم عامر خان پروڈکشن اور کنڈلنگ پروڈکشن کے بینر تلے تیار کی گئی ہے جس کا اسکرپٹ بپلاب گوسوامی کی ایوارڈ یافتہ کہانی پر مبنی ہے۔ فلم کا اسکرین پلے اور مکالمے اسنیہا ڈیسائی نے لکھے ہیں جب کہ باقی مکالمے دیوانیدی شرما نے لکھے ہیں۔ یہ فلم یکم مارچ 2024 کو ریلیز کے لیے تیار ہے۔

موجودہ حالات میں کوئی بھی حکومت ملکی مسائل حل نہیں کر سکتی۔عباسی

کراچی۔ 17 رفروری۔ ایم این این۔ سابق وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی نے کہا ہے کہ اقتدار کی سیاست نے ہمیشہ ملک اور عوام کو نقصان پہنچایا ہے۔ شاہد خاقان یہاں احتساب عدالت میں پی ایس او غیر قانونی بھرتیوں سے متعلق ریفرنس کی سماعت کے بعد میڈیا سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں جو بھی اقتدار میں آئے گا وہ ملکی مسائل حل نہیں کر سکے گا۔ "ہمارے عجیب انتخابات نے گوگل کو بھی الجھا دیا ہے، جو نتائج جاری کرنے سے تھک چکا ہے۔ عباسی نے کہا کہ اس کا ایک آسان راستہ ہے کہ جو فارم 45 میں جیتتا ہے وہ الیکشن میں جیت جاتا ہے لیکن یہاں فارم 47 جیت گیا اور فارم 45 ہار گیا۔ سابق وزیر اعظم نے کہا کہ "میں نے پہلے کہا تھا کہ الیکشن افراتفری لائے گا، جو ثابت ہوا، شکر ہے کہ میں نے اس پریکٹس میں حصہ نہیں لیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ 'ہر کوئی حالات کو بہتری کی طرف لے جانے کا وعدہ کر کے اقتدار کی خواہش میں ہے، جو زیادہ سمجھوتہ کرے گا وہی وزیر اعظم بنے گا'۔ مولانا فضل الرحمان کے حالیہ خیالات پر تبصرہ کرتے ہوئے، سابق وزیر اعظم نے کہا، "مجھے نہیں لگتا، مولانا نے پی ڈی ایم چھوڑ دیا ہے۔" سابق وزیر اعظم اور دیگر ملزمان اس سے قبل کراچی کی احتساب عدالت میں پی ایس او میں غیر قانونی بھرتیوں سے متعلق نیب ریفرنس کی سماعت میں شریک ہوئے۔ عدالت نے کیس کی مزید سماعت بغیر کارروائی 20 اپریل تک ملتوی کر دی۔

ورلڈ سندھی کانگریس نے پاکستان میں قومی کارکن ہدایت لوہار کے بہیمانہ قتل کی مذمت کی

سندھ۔ 17 فروری۔ ایم این این۔ پاکستان کے صوبہ سندھ کے ضلع لاڑکانہ میں ایک سماجی کارکن ہدایت لوہار کے اس کے آبائی شہر نصیر آباد میں وحشیانہ قتل کی اطلاعات کے درمیان، ورلڈ سندھی کانگریس (ڈبلیو ایس سی) نے جمعہ کے روز اس موت کی شدید مذمت کی اور کہا کہ "تشدد کی یہ بزدلانہ کارروائی واضح کرتی ہے۔ لوہار کی زندگی اس وقت المناک طور پر ختم ہو گئی جب وہ اپنے آبائی شہر نصیر آباد، لاڑکانہ، سندھ، پاکستان میں موٹر سائیکلوں پر سوار دو حملہ آوروں کے وحشیانہ حملے کا شکار ہو گئے۔ ڈبلیو ایس سی نے ایک سرکاری بیان میں کہا کہ وہ پولیس اسٹیشن سے محض چند منٹ کے فاصلے پر ایک مقامی اسکول میں بطور استاد اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے جا رہا تھا۔ تشدد کی یہ بزدلانہ کارروائی سندھ میں کارکنوں اور انصاف کے چیمپئنز کو درپیش سنگین خطرات کی نشاندہی کرتی ہے۔ ریلیز کے مطابق کارکن کے والد وائس فار مسنگ پرسنز آف سندھ کے مرکزی کنوینر سورات لوہار اور مرکزی پریس سیکرٹری سسوئی لوہار اس المناک نقصان سے نڈھال ہو گئے ہیں اور ان کی میت کے ساتھ احتجاج کر رہے ہیں۔

فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا فرانس کے لیے ممنوع نہیں۔میکرون

پیرس۔ 17 رفروری۔ ایم این این۔ فرانسیسی صدر نے فلسطین کو تسلیم کرنے کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ یہ فرانس کے لیے اب ممنوع نہیں ہے۔ ایمینوئل میکرون نے مزید کہا کہ اگر اسرائیل اور فلسطین کے درمیان دو ریاستی حل کی کوششیں اسرائیلی مخالفت کی وجہ سے ناکام ہو جاتی ہیں تو فرانس آزادانہ طور پر فلسطین کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ میکرون اس سے قبل اس بات پر زور دے چکے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کے موجودہ بحران کو حل کرنے کا واحد راستہ ایک آزاد فلسطینی ریاست کا قیام ہے۔ تاہم اسرائیلی وزیر خزانہ اور قومی سلامتی کے وزیر نے آزاد فلسطینی ریاست کی تجویز کی مخالفت کی ہے۔ اسرائیل کے وزیر خزانہ زلمان شوال نے سختی سے کہا، "ہم کسی بھی طرح اس تجویز سے اتفاق نہیں کریں گے۔" دریں اثنا، اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر اتزاک بین گویر نے آنے والے ہفتوں میں فلسطین کو تسلیم کرنے کے امریکی منصوبے پر کڑی تنقید کی۔ بین گویر نے زور دے کر کہا کہ امریکہ کا عرب ممالک کے ساتھ مل کر اسرائیل کے شانہ بشانہ ایک دہشت گرد ریاست بنانے کا ارادہ ایک فریب ہے اور اس غلط عقیدے کا حصہ ہے کہ دوسری طرف امن کا ساتھی ہے۔ یہ ریمارکس واشنگٹن پوسٹ کی ایک رپورٹ کے جواب میں سامنے آئے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کا اہم اتحادی امریکہ فلسطینی ریاست کے قیام کے منصوبے کو آگے بڑھا رہا ہے۔ کلیدی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان متضاد خیالات فلسطینی ریاست کے مسئلے کے گرد پیچیدگی اور حساسیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ جہاں فرانس فلسطین کو تسلیم کرنے کے لیے کھلے پن کا عندیہ دیتا ہے، اسرائیل اس کی سخت مخالفت کرتا ہے، جو خطے میں امن کے امکانات کو چیلنج کرنے والی گہری تقسیم کی نشاندہی کرتا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو تنازعہ شروع ہوا، حماس نے اسرائیل پر حملے شروع کیے، جس سے اسرائیلی حکومت کی طرف سے حماس اور فلسطینی عوام کے خلاف بھرپور ردعمل سامنے آیا۔ اس اضافے کے نتیجے میں اسرائیلی فضائی حملوں کی وجہ سے 100,000 سے زیادہ فلسطینی ہلاک اور زخمی ہوئے، ایک ملین سے زیادہ بے گھر افراد کو سنگین انسانی حالات کا سامنا کرنا پڑا، اور ان کے پاس پناہ گاہ، پانی، ادویات اور بقا کے لیے ضروریات کی کمی ہے۔

چین کی سٹاک مارکیٹ سے غیر ملکی سرمائے کا ریکارڈ اخراج

بیجنگ۔ 17 رفروری۔ ایم این این۔ چین میں جاری ریئل اسٹیٹ بحران اور حصص کی مسلسل گراوٹ نے چینی مارکیٹ سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کے نمایاں انخلا کا باعث بنا ہے۔ اس رجحان نے چینی اسٹاک کی مسلسل چھ ماہ تک خالص فروخت کا ریکارڈ قائم کیا ہے، جو عالمی سرمایہ کاروں میں چینی معیشت کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات کو ظاہر کرتا ہے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے تقریباً 281 بلین امریکی ڈالر کے اسٹیبلائزیشن فنڈ پر 2 ٹریلین یوآن کے قیام کے منصوبے کی خبروں نے دو ہفتے قبل چین اور ہانگ کانگ کی اسٹاک مارکیٹوں کو مختصر طور پر فروغ دیا تھا تاکہ وہ گزشتہ ہفتے مسلسل پانچ دن کی کمی کے ساتھ دوبارہ نیچے کی طرف مڑتے دیکھ سکیں۔ 2 فروری کو شنگھائی کمپوزٹ انڈیکس مارچ 2020 کے بعد نئی کم ترین سطح پر 3.77 فیصد گرنے کے ساتھ حصص میں زبردست کمی واقع ہوئی۔ یہ کمی شینزین کمپونٹ انڈیکس، چنکس انڈیکس کے ساتھ دوسرے انڈیکس میں بھی نظر آئی، دونوں ایک موقع پر 4.85% گر گئے، تمام A شیئرز میں 5000 سے زیادہ اسٹاکس ہفتے کے دوران 6% سے زیادہ گر گئے۔ غیر ملکی سرمایہ کار چین کے ساحلی سٹاک کو فعال طور پر فروخت کر رہے ہیں جس میں عالمی فنڈز 5.14 بلین یوآن کا خالص فروخت کر رہے ہیں، صرف جنوری میں جنوبی باؤنڈ ٹریڈنگ کے ذریعے تقریباً 21 بلین امریکی ڈالر مالیت کے سٹاک کی فروخت نے لگاتار چھ مہینوں کی فروخت کا ریکارڈ قائم کیا، اگست کے بعد سے یہ مجموعی فروخت گزشتہ سال 2011 ارب یوآن تقریباً 3.28 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل فنانس کے مطابق 2023 میں ابھرتی ہوئی مارکیٹ بانڈز کی مجموعی غیر ملکی ہولڈنگز تقریباً 179 بلین امریکی ڈالر تھیں۔ چین کے علاوہ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں 1.261 امریکی ڈالر کی خالص آمد دیکھنے میں آئی، چین نے مجموعی طور پر 2.82 بلین امریکی ڈالر کے بانڈز کے خالص اخراج کا تجربہ کیا۔ این ٹی ڈی وی نے نوٹ کیا کہ شنگھائی ہانگ کانگ اسٹاک کنیکٹ اور شینزین ہانگ کانگ اسٹاک کنیکٹ کے آغاز کے بعد سے یہ غیر ملکی سرمائے کا سب سے طویل اور مضبوط اخراج ہے جو چین کی درمیانی اور طویل مدتی معیشت کے لیے منفی نقطہ نظر کا اشارہ ہے، نہ صرف غیر ملکی سرمایہ کار بلکہ مینلینڈ چینی بھی۔

اتراکھنڈ میں یو سی سی

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ

7 فروری کو اتراکھنڈ اسمبلی میں بھاجپا نے یونی فارم سول کوڈ کو صوتی ووٹ سے پاس کرالیا، اس طرح آزادی کے بعد یو سی سی پر قانون بنانے والی وہ ہندوستان کی پہلی ریاست بن گئی ہے، گو اسے صرف اسمبلی سے پاس کروانا کافی نہیں ہے کیوں کہ اس قسم کی قانون سازی کا حق مرکز کو ہے ریاستیں ان کے تابع ہیں، اس لیے اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ دھامی نے اسے صدر جمہوریہ کو بھیجنے اور ان کی منظوری کے بعد اسے نافذ کرنے کی بات کہی ہے، چونکہ اتراکھنڈ اور مرکز میں ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے اس لیے توقع یہی ہے کہ اسے وہاں سے بھی ہری جھنڈی مل جائے گی۔ جیسا کہ میں پہلے بھی لکھتا رہا ہوں کہ اس قانون کی زد میں صرف اور صرف مسلمان ہیں، کیوں کہ دوسرے مذاہب کے پاس احکام الٰہی نہیں ہے، اس لیے وہ رسم و رواج، کسٹم، قبائلی روایات اور دیو مالائی قصے کہانیوں کو دین کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا، کیوں کہ ان کی بنیادیں اللہ کے دین میں پیوست نہیں ہیں، اس قانون کی رو سے مرد و عورت دوسری شادی نہیں کر سکیں گے، شادی کا رجسٹریشن ضروری ہوگا، طلاق صرف عدالت کے ذریعہ ہی ممکن ہوگا، وہ بھی جب شادی کو ایک سال ہو چکے ہوں گے، لڑکے لڑکی کو ترکہ میں برابر حصہ ملے گا، منھ بولے بیٹے بیٹی بھی ترکہ میں حقیقی اور نسبتی اولاد کی طرح حصہ پائیں گے، طلاق یا شوہر کے انتقال کے بعد عدت نہیں گذارنی ہوگی، رضامندی کے ساتھ لڑکے لڑکی ایک کمرے میں رہ سکیں گے، جسے اصطلاح میں "لیو ان ریلیشن شپ" کہا جاتا ہے، البتہ اس کا بھی رجسٹریشن ہوگا، بغیر رجسٹریشن کے رہنے پر چھ ماہ کی سزا ہوگی، ریلیشن شپ کے دوران جو بچے پیدا ہوں گے وہ بھی ترکہ کے مستحق ہوں گے، شادی سے متعلق تمام معاملات میں اگر خلاف ورزی کی جاتی ہے تو چھ ماہ کی سزا اور پچاس ہزار روپے تک جرمانہ ادا کرنا ہوگا، یہ اور اس قسم کے دوسرے دفعات شریعت اپلی کیشن ایکٹ 1937 کے خلاف ہیں، ان قوانین کو بناتے وقت دفعہ 25/26 کے تحت دی گئی مذہبی آزادی کا بھی خیال نہیں رکھا گیا ہے، جب کہ اس قانون سے درج فہرست قبائل کو آئین کی دفعہ 366 کے باب 25 کی ذیلی دفعہ 342 کے تحت مستثنیٰ رکھا گیا ہے یعنی یہ قوانین اس پر لاگو نہیں ہوں گے، اس کا سیدھا مطلب ہے کہ یہ ہندو کوڈ ہے یونی فارم سول کوڈ نہیں، کیوں کہ اسے سب پر لاگو کرنے کے بجائے ایک خاص طبقہ کو اس سے الگ رکھا گیا ہے، مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس قانون کو غیر مناسب اور ناقابل عمل قرار دیا ہے، یہی موقف ساری تنظیموں کا ہونا چاہیے اور مختلف مذہبی اکائیوں کو ساتھ لے کر اس قانون کے بے اثر اور غیر نافذ ہونے کے طریقہ کار پر غور کرنا چاہیے خصوصا حال میں سکھوں کے ذریعہ تشکیل نئی تنظیم سکھ پرسنل لا بورڈ کو ضرور ساتھ لینا چاہیے، یہ پہلا پتھر ہے جسے بھاجپا نے مذہبی اکائی کی درجہ حرارت ناپنے کے لیے پھینکا ہے، مرکزی حکومت یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ اس سے کتنا مدوجزر پیدا ہوتا ہے، اگر ہم نے اسے خاموشی سے برداشت کرلیا تو مرکزی حکومت کو اس سے حوصلہ ملے گا اور وہ پورے ملک میں اس کو نافذ کرنے کی کوشش کرے گی، جو یقینی طور پر کسی بھی حال میں ہمارے لیے قابل برداشت نہیں ہوگا، ہم اس ملک کے اچھے شہری ہیں، امن و امان سے رہنا چاہتے ہیں اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں، لیکن ہم اپنے اس عہد پر بھی قائم ہیں کہ ہم پہلے مسلمان ہیں بعد میں ہندوستانی، ہمارا ہندوستانی ہونا مذہب پر عمل کرنے سے نہیں روکتا، اس لیے ہم اس ملک میں فرائض واجبات، حلال تو بڑی چیز ہے، ہم یہاں اپنی چھوٹی چھوٹی سنتوں اور نوافل میں بھی رکاوٹ کو پسند نہیں کرتے، ہماری توانائی اس ملک کی ترقی، یک جہتی اور سالمیت کے لیے وقف ہے، لیکن ہمارا دل و دماغ اسلام کی تعلیمات سے کبھی بھی الگ نہیں ہو سکتا، کیوں کہ ہم اس ملک کے اچھے شہری ہونے کے ساتھ اچھے مسلمان بھی ہیں اور ہم اپنے عقائد، قرآنی احکام اور نبوی ہدایات پر عمل کرنے سے روکنے کو ہندوستانی قانون اور دستور کے منافی سمجھتے ہیں۔

صحافی اشون اگھور طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے

تھانے: 17 رفروری (آفتاب شیخ) تھانے شہر کے سینئر صحافی و محب وطن اشون اگھور طویل علالت کے بعد جمعہ کو فوت ہو گئے۔ ان کی عمر 50 سال تھی، پسماندگان میں ایک بزرگ ماں، بیوی اور بیٹا شامل ہیں۔ ان کی آخری رسومات بروز ہفتہ 17 فروری کو ادا کی جائے گی۔ صبح تھانے کے شمشان بھومی میں آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ اس سے پہلے ان کے جسد خاکی کو آخری درشن کے لیے صبح 8.30 سے 10 بجے تک تھانے ویسٹ میں واقع ان کے گھر تلسی دھام سوسائٹی میں رکھا جائے گیا۔ ممبئی اور تھانے میں انگریزی روزنامے کے صحافی اشون اگھور نے ماضی میں اپنا یوٹیوب چینل بھی شروع کیا تھا۔ اشون ایک ماہر ماحولیات بھی تھے۔ جگر کی بیماری کی وجہ سے وہ گزشتہ کچھ دنوں سے تھانے کے جوپیٹر ہسپتال میں زیر علاج تھے تاہم بدقسمتی سے علاج کے دوران جمعہ کی دوپہر ان کی موت واقع ہو گئی۔ اشون کے موت سے تھانے کی صحافت میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ تھانے شہر جرنلسٹ ایسوسی ایشن اور تھانے ڈسٹرکٹ جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے اشون اگھور کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

چین کے نئے انٹارکٹک ریسرچ سٹیشن نے ممکنہ سیکورٹی خطرات کے بارے میں تشویش کی تجدید کی

تائی پے۔ 17 رفروری۔ ایم این این۔ تائیوان۔ چین کی جانب سے گزشتہ ہفتے انٹارکٹیکا میں ایک نئے سائنسی تحقیقی اسٹیشن کے افتتاح نے براعظم میں چینی موجودگی کے تیزی سے پھیلنے کے مقصد اور اثرات کے بارے میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ بحیرہ راس کے قریب ناقابل بیان جزیرے پر واقع، کنلنگ اسٹیشن چین کی پانچویں سائنسی چوکی اور براعظم کا تیسرا ریسرچ اسٹیشن ہے جو سال بھر کام کر سکتا ہے۔ چین کے سرکاری نشریاتی ادارے سی جی ٹی این کے مطابق، یہ اسٹیشن 244,5 مربع میٹر پر محیط ہے اور گرمیوں کے مہینوں میں اس میں 80 افراد رہ سکتے ہیں۔ کنلنگ اسٹیشن یو ایس میک مرڈو اسٹیشن کے قریب اور آسٹریلیا کے بالکل جنوب میں ہے اور گذشتہ اپریل میں شائع ہونے والی ایک سنٹر فار اسٹریٹجک اینڈ انٹرنیشنل اسٹڈیز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کی پوزیشن چین کو "امریکہ کے اتحادی آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے سگنل انٹیلی جنس جمع کرنے کے ساتھ ساتھ" جمع کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ کچھ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگرچہ کنلنگ اسٹیشن سائنسی مقاصد کے لیے بنایا گیا ہے، لیکن اس کی کچھ صلاحیتیں "فطری طور پر دوہری استعمال" ہو سکتی ہیں۔ سی ایس آئی ایس میں چائنا پاور پروجیکٹ کے ساتھی برائن ہارٹ نے فون پر وائس آف امریکہ کو بتایا، "چین ممکنہ طور پر ان میں سے کچھ وسائل اور صلاحیتوں کو فوجی یا انٹیلی جنس اکٹھا کرنے کے مقاصد کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین مزید انٹارکٹک تحقیقی اڈوں کی تعمیر جاری رکھے ہوئے ہے کیونکہ وہ برفیلے براعظم کو "سٹریٹیجک سرحدوں" کے حصے کے طور پر دیکھتا ہے۔ ہارٹ نے کہا، چونکہ یہ ایک ایسا علاقہ ہے جو چین کے فوری دائرے سے آگے ہے، بیجنگ چاہتا ہے کہ وہ ایک ایسے عالمی رہنما کے طور پر جانا چاہے جو امریکہ کے برابر ہو۔ سٹیشن کے ذریعے چین کے ممکنہ طور پر آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے بارے میں انٹیلی جنس جمع کرنے کے بارے میں خدشات کے جواب میں، چینی وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ اڈہ "بین الاقوامی قوانین اور طریقہ کار کی مکمل تعمیل میں" بنایا اور چلایا جاتا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان وانگ وین بن نے کہا کہ یہ سٹیشن انٹارکٹک کے بارے میں انسانیت کی سائنسی تفہیم میں مدد دے گا، چین اور دیگر ممالک کے درمیان مشترکہ سائنسی تحقیق اور ہم آہنگی کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گا اور خطے میں امن اور پائیدار ترقی کو آگے بڑھانے میں مدد کرے گا۔ بیجنگ کے اس اعادہ کے باوجود کہ اسٹیشن انٹارکٹک معاہدے کے قواعد کی پاسداری کرتا ہے، جو براعظم کے فوجی استعمال کو غیر قانونی قرار دیتا ہے، کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ انٹارکٹیکا میں چین کے تحقیقی اسٹیشنوں کی تعمیر کا انداز براعظم پر اس کی نمایاں موجودگی کے بارے میں جائز سوالات اٹھاتا ہے۔ آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی میں بین الاقوامی قانون کے پروفیسر ڈونلڈ روتھ ویل نے وی او اے کو بتایا کہ چین کے انٹارکٹک تحقیقی اڈوں کی تعمیر کا انداز "اس بارے میں سوالات اٹھاتا ہے کہ آیا وہ انٹارکٹک معاہدے کے اصولوں پر کاربند ہے اور کیا وہ انٹارکٹیکا پر ممکنہ طور پر دعویٰ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ چونکہ چین نے ایک عظیم قطبی طاقت بننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، روتھ ویل نے کہا کہ انٹارکٹیکا میں تحقیقی اڈوں کی چین کی تیزی سے توسیع اس مقصد کے مطابق ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پچھلی دہائی کے دوران، چین نے قطبی معاملات میں ایک سنجیدہ ریاستی اداکار کے طور پر دیکھا جانے کی کوشش کی ہے۔" روتھ ویل نے مزید کہا کہ چین اپنے سائنسی تحقیقی پروگرام اور انٹارکٹک ٹریٹی سسٹم میں اپنی مصروفیت کے ذریعے ایک سنجیدہ انٹارکٹک ریاست کے طور پر اعتبار حاصل کر رہا ہے۔

پاکستان کی سپریم کورٹ انتخابات کو کالعدم قرار دینے کی درخواست پر سماعت کرے گی

اسلام آباد۔ 17 رفروری۔ ایم این این۔ پاکستان کی سپریم کورٹ کا تین رکنی بنچ پیر کو 8 فروری کو ہونے والے عام انتخابات کو کالعدم قرار دینے کی درخواست کی سماعت کرے گا۔ چیف جسٹس آف پاکستان قاضی فائز عیسیٰ بنچ کی قیادت کریں گے جس میں جسٹس محمد علی مظہر اور جسٹس مسرت ہلالی شامل ہوں گے۔ پاکستان کے ایک شہری علی خان نے عدالت سے 30 دن میں نئے انتخابات کرانے کا حکم دینے کی درخواست دائر کی۔ مزید برآں، درخواست میں عدلیہ کی نگرانی اور نگرانی میں عام انتخابات کا مطالبہ کیا گیا ہے تاکہ "منصفانہ، شفافیت اور احتساب کو یقینی بنایا جا سکے۔" درخواست میں الیکشن کمیشن آف پاکستان (اور وفاقی حکومت کو کیس میں مدعا علیہ بنایا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق، درخواست میں مزید کہا گیا ہے کہ کیس کے حل ہونے تک نئی حکومت کی تشکیل پر حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ پاکستان میں 8 فروری کو عام انتخابات ہوئے، جس میں پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے آزاد امیدواروں کی حمایت کرتے ہوئے 92 نشستیں حاصل کیں، پاکستان مسلم لیگ (نواز) نے 75 اور پاکستان پیپلز پارٹی نے 54 نشستیں حاصل کیں۔ اس کے علاوہ، مختلف سیاسی جماعتوں اور ہارنے والے امیدواروں نے انتخابات میں دھاندلی کے الزامات لگائے ہیں۔ سندھ ہائی کورٹ (ایس ایچ سی) نے ہدایت کی کہ انتخابی نگران تمام فریقین کی شکایات سنیں اور قانون کے مطابق 22 فروری سے پہلے اس کے مطابق فیصلہ کریں۔ مزید یہ کہ الیکشن کمیشن درخواست گزاروں کے فارم 45 اور 47 کے ریکارڈ کی جانچ کرے، عدالت نے حکم دیا ہے کہ اگر کوئی بے ضابطگی پائی گئی تو اسے دور کیا جائے۔ ایکسپریس ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق عدالت نے درخواستوں کو نمٹا دیا۔ پاکستان کے عام انتخابات کے بعد 2024 کے عام انتخابات میں مبینہ دھاندلی کے خلاف بلوچستان، سندھ اور ملک کے دیگر حصوں میں بڑے پیمانے پر مظاہرے کیے گئے ہیں۔ نیشنل پارٹی، پی پی پی، جے یو آئی، بی اے پی، بی این پی-مینگل، پی کے ایم اے پی، اور پی کے این اے پی سمیت سیاسی جماعتوں نے بلوچستان میں دوبارہ گنتی کا مطالبہ کرتے ہوئے اور اعلان کردہ نتائج کو چیلنج کرتے ہوئے اہم سڑکوں اور ضلعی ریٹرننگ دفاتر کو گھیرے میں لے کر احتجاجی مظاہرے کیے۔

گھر کی منصوبہ بند پڑھائی نمایاں کامیابی کی بنیاد: مفتی فیض الحسن

ملت کیمپس اکولہ میں دسویں بارھویں جماعت کے طلباء کی الوداعی تقریب منعقد

اکولہ: 17 رفروری (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) حاجی نگر اکوٹ فائل میں واقع ملت اردو ہائی سکول اینڈ جونیئر کالج کے دسویں اور بارھویں جماعت کے طلباء کی الوداعی تقریب ملت سوسائٹی کے صدر حاجی شہید طارق سر کی صدارت میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ملت ادارہ کے سی ای او سرفراز نواز خان، مفتی فیض الحسن، سابق صدر مدرس عزیز خان پٹھان، سابق پروفیسر اعجاز خان، مولانا افضل خان، مولانا محمد انیس، قادر ٹھیکیدار، پرنسپل مبین الرحمان، صدر معلمہ کوثر جہاں، اشتیاق حسین، یاسمین بانو، محمد افسر، ریحانہ بی، فاطمہ انجم، محمد حسیب، نور جہاں، اور دیگر معززین موجود تھے پروگرام کا آغاز دسویں جماعت کے طالب علم نواز خان کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ اس کے بعد نویں سے بارھویں کے طلباء نے اپنے خیالات اور تجربات کا اظہار کیا۔ سرفراز نواز خان نے تعارفی تقریر میں تمام طلباء کو کسی بھی حالت میں نقل کے جھانسے میں نہ آنے کا مشورہ دیا اور نڈر ہو کر پورے اعتماد کے ساتھ بورڈ کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی۔ مفتی فیض الحسن نے کہا کہ منصوبہ بندی کے ساتھ گھر میں تعلیم حاصل کرنا ہی شاندار کامیابی کی بنیاد ہے، اس لیے طلبہ صبح 3 گھنٹے اور شام 4 گھنٹے گھر پر ہی مطالعہ کریں۔ صدارتی تقریر میں شہید طارق صاحب نے طلباء کے روشن مستقبل کے لیے دعا کی۔ تقریب کی نظامت طالبہ صبیحہ اور عزرم اور اظہار تشکر اشتیاق حسین نے ادا کیے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے معلم سید مظہر، فیاض انعامدار، نعمت علی، شیخ ندیم، انیک ارشد، رضوان خان، محمد شکیل، نعمان عابد، شیبا اختر، کلپنا ساھو، ارفع مشکات، شگفتہ پروین، شکیلہ بیگم، شیخ اویس، صوفی خان، عبدالغفار، آصف خان، ایاز خان قاضی اظہر مصیب جواد اور دیگر لوگوں نے کوششیں کیں۔ تقریب کے اختتام کے بعد تمام لوگوں کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔

جشن تعلیم کے مقابلہ مباحثہ میں رئیس جونیئر کالج کو اول انعام

بھیونڈی: 17 رفروری (شارف انصاری): - گزشتہ دِنوں انصاری میرج ہال، بھیونڈی میں شہر کے ایم ایل اے جناب رئیس قاسم شیخ کی جانب سے طلبہ اور اساتذہ کے درمیان عظیم الشان تعلیمی مقابلوں کا انعقاد "جشنِ تعلیم" کے نام سے ہوا۔ جس میں جونیئر کالجز کے طلبہ کے مابین مباحثہ بعنوان "اظہار خیال کی آزادی --" بھی تھا۔ مقام مسرت ہے کہ رئیس ہائی اسکول و جونیئر کالج بھیونڈی کی گیارہویں جماعت کی طالبات خان سُندس محمد خالد نے موضوع کی موافقت میں اور انہی کی ہم جماعت ساتھی مومن عانیہ سُہیل احمد نے موضوع کے مخالفت میں زبردست دلیل و جواز کے ساتھ زوردار مباحثہ کیا۔ اور ججوں کے متفقہ فیصلے کے مطابق اوّل انعام کی حقدار قرار پائیں۔ واضح ہو کہ دونوں تقاریر رئیس جونیئر کالج کے حیاتیات کے اُستاد ساجد انور نے تحریر کیا تھا۔ اس شاندار کامیابی پر انعام یافتہ طالبات اور انکے رہنما استاد کو مجلس منتظمہ کے عہدیداران، پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری، وائس پرنسپل عامر صدیقی، معاون ہیڈ ماسٹر مخلص مدعو، سپروائزرس اسرار پٹھان سبطین کشیلکر، وائی سی ایم او یو اسٹڈی سینٹر کے کوآرڈینیٹر عبدالعزیز انصاری اور جملہ اسٹاف کی جانب سے مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

انٹرنیٹ سنسر شپ کے درمیان چین کا VPN کا استعمال تقریباً دوگنا ہو گیا

بیجنگ۔ 17 رفروری۔ ایم این این۔ گزشتہ سال، آئی ٹی ایجوکیشن نیوز آؤٹ لیٹ ٹیکو پیڈیا کے اعداد و شمار کے مطابق، چین میں VPN کا استعمال تقریباً دوگنا ہو گیا، یہ بیرون ملک ویب سائٹس سے لے کر آن لائن گیمز تک ہر چیز پر انٹرنیٹ کنٹرول کے ملک کے سخت نظام کے باوجود ہے۔ چین کی "گریٹ فائر وال" دنیا کی سب سے جامع انٹرنیٹ سنسر شپ رجیموں میں سے ایک ہے، جو شہریوں کو انسٹاگرام، ویکیپیڈیا اور یوٹیوب جیسی ویب سائٹس تک رسائی سے روکتی ہے۔ VPNs کو چین میں غیر قانونی قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہ صارفین کو "گریٹ فائر وال" کو چھلانگ لگانے اور اپنے IP ایڈریس کو بلاک کرتے ہوئے ملک سے باہر انٹرنیٹ سے محفوظ طریقے سے منسلک ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔ ٹیکو پیڈیا کے صحافی روب بنز نے کہا کہ چین کی بڑھتی ہوئی سخت سنسر شپ پالیسیاں وہاں VPN کے استعمال میں اضافے کی وضاحت کر سکتی ہیں۔ VPN کے استعمال کو دیکھتے ہوئے کہ یہ کس چیز کا مقابلہ کر رہا ہے، جو کہ آن لائن سنسر شپ ہے، ہم بہت سے ممالک میں آن لائن سنسر شپ کو دیکھ رہے ہیں، خاص طور پر چین، جو زیادہ اسٹریٹجک اور زیادہ جراحی ہوتا جا رہا ہے۔ 2021 میں، چینی ریگولیٹرز نے نوجوانوں کی ویڈیو گیمز تک رسائی کو ہفتے میں تین گھنٹے تک محدود کر دیا۔

افغانستان میں طالبان حکام نے ڈیورنڈ لائن کو مسترد کر دیا

پاکستان کے ساتھ کشیدگی میں اضافہ کیا

کابل۔ 17 رفروری۔ ایم این این۔ ایک جرات مندانہ بیان میں جو جنوبی ایشیا میں جاری جغرافیائی سیاسی تنازعات کی نشاندہی کرتا ہے، طالبان کے خارجہ امور کے نائب وزیر، شیر محمد عباس ستانکزئی نے مضبوطی سے کہا کہ افغانستان ڈیورنڈ لائن کو پاکستان کے ساتھ اپنی سرکاری سرحد کے طور پر کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔ افغانستان سے سوویت یونین کے انخلاء کی 35 ویں سالگرہ کی یاد میں لوگر میں ایک تقریب کے دوران کیا گیا یہ اعلامیہ، ایک طویل تنازعہ پر روشنی ڈالتا ہے جو افغان اور پاکستان کے تعلقات کو گہرے طور پر متاثر کر رہا ہے۔ ڈیورنڈ لائن جو کہ 1893 میں برطانوی ہند کے نمائندے سر مورٹیمر ڈیورنڈ اور افغانستان کے امیر عبدالرحمن خان کے درمیان ایک معاہدے کے ذریعے قائم ہوئی تھی، 400,2 کلومیٹر سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے۔ یہ قبائلی علاقوں کو تقسیم کرتا ہے، نسلی پشتون اور بلوچ لوگوں کو افغانستان اور موجودہ پاکستان کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔ ابتدائی طور پر نوآبادیاتی دور میں برطانوی ہندوستان اور روسی سلطنت کے درمیان بفرزون کے طور پر ارادہ کیا گیا، یہ لائن تنازعہ کا باعث رہی ہے، افغانستان تاریخی طور پر ایک قانونی سرحد کے طور پر اس کے جواز کو چیلنج کر رہا ہے۔ اس کی قانونی حیثیت سے متعلق تاریخی تنازعات کے باوجود، یہ نوٹ کرنا بہت اہم ہے کہ ڈیورنڈ لائن نے پوری تاریخ میں دونوں ممالک کے درمیان ایک حقیقی سرحد کے طور پر کام کیا ہے۔ سرکاری کسٹم دفاتر اور سرحدی کنٹرول قائم کیے گئے ہیں، جو اس تقسیم کے پار لوگوں اور سامان کی باقاعدہ نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ سرحدی انتظام کے یہ میکانزم ڈیورنڈ لائن کو افغانستان اور پاکستان کے درمیان بات چیت کے ایک نقطہ کے طور پر عملی طور پر قبول کرنے پر زور دیتے ہیں، یہاں تک کہ اس کی باضابطہ شناخت تنازعہ کا باعث بنی ہوئی ہے۔ ستانکزئی کے تبصرے افغان نقطہ نظر کو واضح طور پر واضح کرتے ہیں، ڈیورنڈ لائن کو نہ صرف نوآبادیاتی مسلط کیے جانے کے آثار کے طور پر دیکھا جاتا ہے بلکہ ایک ایسی تقسیم کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس میں خاندانوں، برادریوں اور ایک متحد قومی شناخت کو بکھرا ہوا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان سفر کے لیے ویزا اور پاسپورٹ کی مخالفت اس خطے میں بغیر کسی رکاوٹ کے نقل و حرکت کی خواہش کی عکاسی کرتی ہے جہاں ثقافتی اور خاندانی رشتے سیاسی حدود سے زیادہ گہرے ہیں۔ تقسیم کے جذبات پر زور دیتے ہوئے، ستانکزئی نے تبصرہ کیا، "آج افغانستان کا آدھا حصہ الگ ہو چکا ہے اور ڈیورنڈ لائن کے دوسری طرف ہے،" ایک منقسم افغان قوم کے تصور کو اجاگر کرتا ہے۔ مزید برآں، افغان مہاجرین کے ساتھ پڑوسی ممالک کے سلوک پر ان کی تنقید، جسے ملک بدری کے طریقوں کے ساتھ ظالمانہ قرار دیا گیا ہے، افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کو بڑھاتا ہے۔ نائب وزیر خارجہ نے طالبان کو کمزور کرنے کے لیے غیر ملکی کوششوں کا مشورہ دیتے ہوئے وسیع تر جغرافیائی سیاسی حرکیات کی طرف بھی اشارہ کیا۔ غیر ملکی مداخلت اور مزاحمت کا یہ بیانیہ طالبان کے دیرینہ بیان بازی سے ہم آہنگ ہے، جس میں ایک ایسی حکومت کی تصویر کشی کی گئی ہے جو اپنے اتحاد میں پراعتماد ہے اور زیادہ جامع حکومت کے لیے ملکی اپوزیشن اور بین الاقوامی مطالبات دونوں کو مسترد کرتی ہے۔ ڈیورنڈ لائن کو تسلیم کرنے سے انکار، سرکاری رسم و رواج اور سرحدی کنٹرول کے ساتھ مکمل ایک عملی سرحد کے طور پر اس کے تاریخی کام کے باوجود، خودمختاری، قومی شناخت اور تاریخی شکایات پر گہرے موقف کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس موقف کے دوطرفہ تعلقات، علاقائی سلامتی اور سرحدی علاقوں میں رہنے والوں کی زندگیوں پر دوررس اثرات مرتب ہوتے ہیں، جو خطے میں امن اور تعاون کے حصول میں نوآبادیاتی وراثت اور عصری چیلنجوں کے پائیدار اثرات کو واضح کرتا ہے۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے ایک بیان جاری کیا جس میں طالبان کے نائب وزیر خارجہ شیر محمد عباس ستانکزئی کے ڈیورنڈ لائن کے حوالے سے کیے گئے دعوے کی مخالفت کی گئی۔ جس کو اس نے "افغانستان کے نائب عبوری وزیر خارجہ کے ریمارکس کے بارے میں میڈیا کے سوالات" کے طور پر بیان کیا ہے، بیان میں واضح طور پر طالبان کے مؤقف کی تردید کرتے ہوئے اسے "خود غرضانہ اور فرضی دعوے" قرار دیا گیا۔ اس نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان-افغانستان سرحد کی قانونی حیثیت اور تقدس "جغرافیہ، تاریخ اور بین الاقوامی قانون" میں مضبوطی سے قائم ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیاسی بیان بازی ان بنیادی سچائیوں کو تبدیل نہیں کر سکتی۔

مہاسنسکرت میلہ میں نندا گیری قلعہ میں تاریخی ورثے کی

تصویری نمائش کا انعقاد، آج عوام کیلئے کھلی رہے گی

ناندیڑ:17رفروری (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ کے علاقے میں گوداوری کے کنارے ہزاروں سال پرانی ثقافت میں طاقتور قلعوں سے لے کر عقیدت کے مندروں تک اور ہمارے رسوم و رواج تک کا ایک بھرپور ورثہ ہے۔ اس شاندار ورثے کو واضح طور پر پیش کرنے والی یہ نمائش آج دو روزہ مہاسنسکرت مہوتسو کے دوران شروع ہوئی ہے۔ ضلع انتظامیہ نے اس سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔ مہاسنسکرت مہوتسو کے موقع پر ناندیڑ میں مختلف پروگراموں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کلکٹر ابھجیت راوت کی موجودگی میں ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سری کرشنا کوکاٹے کے ذریعہ ناندیڑ کے نندگیری قلعہ میں آج دو روزہ عظیم الشان تصویری نمائش کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈدکر، سب ڈویژنل آفیسر وکاس مانے، نائب تحصیلدار مکرند دیواکر، صحافی شانتنو ڈویفوڑے، سریش جونڈھالے وغیرہ موجود تھے۔ اس تصویری نمائش کا انعقاد ناندیڑ کے عرب گلی علاقے کے نندگیری قلعے میں ثقافتی امور کے ڈائریکٹوریٹ اور ناندیڑ ضلع انتظامیہ کے اشتراک سے کیا گیا ہے۔ ڈھول تاشا کی آواز کے ساتھ حاضرین کا استقبال کیا۔ 17 اور 18 فروری کو یہ تصویری نمائش صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک سب کے لیے کھلی رہے گی۔ اس نمائش میں ناندیڑ ضلع کے سیاحتی مقامات، طرز زندگی، فطرت، فن تعمیر، سیاحت وغیرہ کے موضوعات پر تصویروں کی نمائش کی گئی ہے۔ تاہم ضلعی انتظامیہ نے شہریوں اور سکولوں کے طلباء سے اس نمائش سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔

ناندیڑ: 17رفروری (ورق تازہ نیوز)۔تصویر میں دائیں سے جناب خورشید احمد، قاضی محمد اطہر الدین کو کتاب' کے مصنف محمد تقی اپنی نئی کتاب ''مٹی کے چاند ستارے'' پیش کرتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔

اورنگ آباد–حیدرآباد ایکسپریس کچھ دن تاخیر سے روانہ ہوگی

اورنگ آباد: بدناپور کرماڈ کے درمیان ہفتے میں دو دن ٹریفک بلاک رہے گا، جس کی وجہ سے اورنگ آباد–حیدرآباد ایکسپریس اورنگ آباد سے کچھ دن تاخیر سے روانہ ہوگی۔ ٹرین نمبر 17650 اورنگ آباد سے حیدرآباد ایکسپریس اورنگ آباد سے 17، 20، 24 اور 27 فروری کو اور 2، 5 اور 9 مارچ 2024 کو بھی دو گھنٹے تاخیر سے روانہ ہوگی یعنی شام 4.15 بجے کے معمول کے وقت کی بجائے 6.15 بجے۔ روانہ ہوگی۔

فروری میں ہی گرمی کا زور!

لندن: ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ فروری میں گرمی ریکارڈ توڑنے کو تیار ہے، کیونکہ انسانی ساختہ گلوبل وارمنگ اور قدرتی ایل نینو موسمیاتی پیٹرن دنیا بھر میں خشکی اور سمندروں کے درجہ حرارت کو بڑھا رہے ہے۔ دی گارڈین کے مطابق، سال کے مختصر ترین مہینے میں نصف سے زیادہ مدت کے دوران درجہ حرارت میں اضافہ اس قدر واضح ہو گیا ہے کہ موسمیاتی چارٹ نئے علاقے میں داخل ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر سطح سمندر کے درجہ حرارت پر، جو اس وقت اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ماہرین موسمیات تحقیق کر رہے ہے کہ اس قدر تبدیلی کیوں ہو رہی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا، ''سیارہ تیزی سے گرم ہو رہا ہے۔ ہم سمندر کے درجہ حرارت میں تیزی سے اضافہ دیکھ رہے ہیں، جوا?ب وہوا میں گرمی کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ جس شدت سے 2023 اور اب 2024 میں سمندر کی سطح کے درجہ حرارت کے پچھلے ریکارڈ ٹوٹ گئے، وہ توقعات سے کہیں زیادہ ہے، حالانکہ یہ ایسا کیوں ہو رہا ہے، جاری تحقیق کا موضوع ہے۔'

انگلینڈ کے خلاف ہندوستانی گیند بازوں نے کرائی زبردست واپسی، تیسرے دن ہندوستان کی پوزیشن مضبوط

ہندوستان اور انگلینڈ کے درمیان راجکوٹ میں کھیلے جارہے ٹیسٹ میں تیسرے دن کا کھیل ختم ہونے تک میزبان ٹیم کی پوزیشن انتہائی مضبوط ہوگئی ہے۔ ہندوستان نے دوسری اننگ میں یشسوی جیسوال کے تیز طرار سنچری اور شبھمن گل کی شاندار نصف سنچری کی بدولت 2 وکٹ کے نقصان پر 196 رن بنا لیے ہیں۔ ہندوستان کو پہلی اننگ میں 126 رنوں کی سبقت ملی تھی، یعنی مجموعی طور پر ہندوستان کی سبقت 322 رنوں کی ہوگئی ہے۔ دوسرے دن کا کھیل جب ختم ہوا تھا تو انگلینڈ نے 2 وکٹ کے نقصان پر 207 رن بنا لیے تھے اور مہمان ٹیم انتہائی مضبوط دکھائی دے رہی تھی۔ پھر جب تیسرے دن کا کھیل شروع ہوا تو ہندوستانی گیند بازوں نے زبردست واپسی کی۔ جو روٹ محض 18 رن بنا کر اور جانی بیرسٹو بغیر کوئی رن بنائے پویلین لوٹ گئے۔ دوسرے دن تیز طرار سنچری بنانے والے بین ڈکیٹ تیسرے دن کچھ زیادہ کمال نہیں کر سکے اور وہ 151 گیندوں پر 153 رن بنا کر کلدیپ یادو کا شکار بن گئے۔ کپتان بین اسٹوکس نے 89 گیندوں پر 41 رن ضرور اسکور کیے، لیکن اس کے بعد کوئی بھی بلے باز پچ پر ٹھہر کر نہیں کھیل سکا۔ بین فوکس نے 13 رن، ریحان احمد نے 6 رن، ٹام ہارٹلی نے 9 رن، جیمس اینڈرسن نے 1 رن اور مارک ووڈ نے ناٹ ا?و?ٹ 4 رن بنائے۔ انگلش ٹیم بڑی مشکل سے 71.1 اوورس میں 319 رن ہی بنا سکی۔ اس طرح ہندوستان کو 126 رنوں کی بڑی سبقت حاصل ہو گئی۔ ہندوستان کی طرف سے گیند بازی کی بات کی جائے تو تیسرے دن محمد سراج نے 3، رویندر جڈیجہ اور کلدیپ یادو نے 2-2 اور جسپریت بمراہ نے ایک وکٹ حاصل کیا۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو محمد سراج نے 21.1 اوورس میں 84 رن دے کر 4 کھلاڑیوں کو ا?و?ٹ کیا۔ کلدیپ یادو نے 18 اوورس میں 77 رن دے کر 2 وکٹ، رویندر جڈیجہ نے 10 اوورس میں 51 رن دے کر 2 وکٹ، جسپریت بمراہ نے 15 اوورس میں 54 رن دے کر ایک وکٹ اور روی چندرن اشون نے 7 اوورس میں 37 رن دے کر ایک وکٹ حاصل کیا۔ روی چندرن اشون کسی فیملی ایمرجنسی کے سبب میچ کے درمیان ہی گھر چلے گئے جس کی وجہ سے تیسرے دن انھوں نے گیند بازی نہیں کی۔

ناندیڑ میں کانگریس ایم ایل اے ہمبرڈے کی گاڑی اور دیگر گاڑیوں پر سنگباری

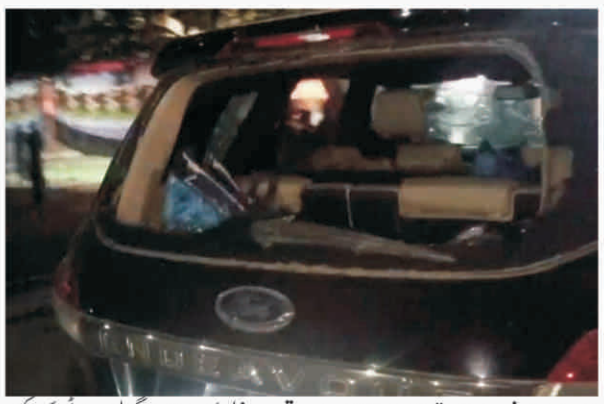

ناندیڑ:17رفروری (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ سے قریب پنپل گاوں میں کانگریس پارٹی کے رکن اسمبلی موہن راو ہمبرڈے کی فور وہیلر گاڑی پر نامعلوم افراد نے سنگباری کی ہے جس سے انکی گاڑی کے شیشے ٹوٹ گئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک کیرتن کے پروگرام میں شرکت کیلئے جارہے تھے اس وقت یہ واقعہ کل 17رفروری کو شب تقریباً گیارہ بجے رونما ہوا۔ دریں اثناء آج شب ہی وشنو پوری علاقہ میں مراٹھا سماج کے لوگوں نے پُرتشدد احتجاج شروع کر دیا ہے اور جگہ جگہ گاڑیوں کو روکا جارہا ہے اور کچھ گاڑیوں پر سنگباری بھی کی گئی ہے۔ آج 16 فروری کو شب گیارہ بجے ناندیڑ سے جارہی ایس ٹی بسوں اور دیگر خانگی بسوں کو روک کر ان پر سنگباری کی گئی۔ کافی دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر ایس ٹی بس کے ڈرائیور نے پولس کو فون کر کے اسکی اطلاع دی اور پولس نے بھی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے ایمبولنس میں سوار ہوکر آئے اور پھر احتجاجیوں کے خلاف طاقت کا استعمال کر کے لاٹھی چارج کیا۔ پولس کے اعلیٰ عہدیداران فی الفور جائے واردات پر پہنچ گئی تھی۔ انھوں نے احتجاجیوں پر قابو پایا۔

اس سال سنگیت شنکر دربار فیسٹیول میں سریش واڈکر، ڈاکٹر اشونی بھیڈے، استاد شاہد پرویز کی شرکت

ناندیڑ: (راست) سابق مرکزی وزیر داخلہ، سابق وزیر اعلیٰ اور مہاراشٹر میں آبی ثقافت کے معمار ڈاکٹر شنکراؤ چوہان اور محترمہ کسم تائی چوہان کی یاد میں امسال سنگیت شنکر دربار مہوتسو کا 20 واں سال ہے، جس کا انعقاد ہر سال شری شاردا بھون ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے مفت کیا جاتا ہے اور اس سال بھی ناندیڑ کر سے محبت کرنے والوں کے لیے بہت سارے پروگرام منعقد کیے گئے ہیں۔ اس سال اس موقع پر پدم شری سریش واڈکر، ڈاکٹر۔ شری شاردا بھون ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ کے نائب صدر اور سابق ایم ایل اے محترمہ نے بتایا کہ اشونی بھیڈے–دیشپانڈے، پدم شری استاد شاہد پرویز، بھاگیش مراٹھے، بھوبنیش کومکالی جیسے بزرگ فنکار منڈیالی میں اپنے فن کا مظاہرہ کرنے جارہے ہیں۔ ایتا تائی اشوک راؤ چوہان نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں یہ بات کہی۔ سریجیا اشوک راو چوہان، انسٹی ٹیوٹ کے جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر۔ راؤ صاحب شینڈرکر، خزانچی ایڈوکیٹ ادے راؤ نمبالکر، سابق میئر منگلتائی نیمکر، اسٹینڈنگ کمیٹی کے سابق چیرمین کشور سوامی، سنجے جوشی، گریش دیشمکھ، پرنسپل گنیش شندے، پروفیسر وشوادھر دیشمکھ، سنتوش پنڈاگلے موجود تھے۔ سابق ایم ایل اے محترمہ ایتائی اشوک راو چوہان نے مزید کہا کہ تنظیم کے سکریٹری اور سابق سرپرست وزیر ڈی پی۔ ساونت بیمار ہیں لہٰذا میں پہلی بار اس حوالے سے پریس سے بات کر رہی ہوں، انہوں نے بعد میں کہا کہ یہ اس میوزک فیسٹیول کا 20 واں سال ہے، جسے موسیقی کے شائقین کے لیے اعلیٰ معیار کے میوزک فیسٹیول کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس سال یہ پروگرام 25 فروری، اتوار کو شام 6:00 بجے منعقد ہوگا۔

لوک سبھا انتخاب کے لیے ہم پوری طرح تیار: الیکشن کمیشن

ا?ئندہ لوک سبھا انتخاب کو لے کر انتخابی کمیشن نے اپنی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ اس سلسلے میں جانکاری دینے کے لیے چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار نے ا?ج ایک پریس کانفرنس کیا جس میں انھوں نے بتایا کہ ''ہم 2024 کے پارلیمانی انتخاب اور ریاستی اسمبلی انتخاب (اڈیشہ وغیرہ) کرانے کے لیے پوری طرح سے تیار ہیں۔ سبھی تیاریاں تقریباً پوری ہو چکی ہیں۔'' ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ''میں کمیشن کی طرف سے ا?پ کے (میڈیا) ذریعہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سبھی ووٹرس ا?گے ا?ئیں اور جمہوریت کے اس جشن میں حصہ لیں۔'' چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار نے پریس کانفرنس میں ویب کاسٹنگ سے متعلق اہم جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ 50 فیصد پولنگ مراکز پر ویب کاسٹنگ کی سہولت ہوگی۔ مجموعی طور پر 37809 پولنگ مراکز میں سے 22685 پولنگ مراکز ایسے ہوں گے جہاں پر ویب کاسٹنگ کا انتظام کیا جائے گا۔ معذور، نوجوان اور خواتین پر خاص توجہ رکھی جائے گی اور اس کے لیے 300 پولنگ مراکز ہوں گے، جن کا انتظام معذوروں کے ذریعہ ہی دیکھا جائے گا۔

ماہنامہ ''ندائے نسواں'' کی تقریب رسم اجراء اور جلسۂ اعتراف خدمات

ناندیڑ: (راست) آج بتاریخ 17رفروری بروز ہفتہ شہر ناندیڑ کے اردو گھر میں عظیم الشان تقریب میں کوثر اکیڈمی کے توسط سے ماہنامہ ندائے نسواں کا اجراء عمل آج کے اس پروقار تقریب کی صدر جلسہ مہیلا مہاودیالیہ کی پرنسپل محترمہ وجیہ دیشمکھ صاحبہ کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ پروگرام کی شروعات ہادیہ امرین محمد اشفاق کی خوبصورت تلاوت کلام پاک سے ہوا۔۔۔۔۔ مہمانان کا استقبال شال اور گل پیش کر کے کیا گیا۔۔۔۔ اپنے ابتدائی کلمات میں ماہنامہ ندائے نسواں کی مدیر اعلیٰ فہیم خاتون مسرت نے رسالے کی ضرورت افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قارئین سے رسالے کی خوبیوں اور کمیوں پر مشوروں سے نوازنے کی درخواست کی۔۔۔ اپنے کمپوزرس معاونین محترم اطہر کلیم صاحب اور محترم رشید اللہ حسینی کے مخلصانہ تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں رسم اجراء کے ساتھ ساتھ چند معزز ہستیوں کو ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر اعزاز سے نوازا گیا۔ ان میں قابل صد احترام محترمہ فرحت سلطانہ صاحبہ (سابق پرنسپل مدینۃ العلوم ہائی اسکول و جونیئر کالج) کو تعلیمی خدمات کے اعتراف میں، محترمہ ڈاکٹر مسرت فردوس صاحبہ (سابقہ ایچ او ڈی مرہٹواڑہ یونیورسٹی اورنگ آباد) کو ان کی تحقیقی خدمات کے اعتراف میں، محترمہ ڈاکٹر صالحہ کوثر صاحبہ (گائنا کالوجسٹ پربھنی) کو ان کی طبی خدمات کے اعتراف میں محترمہ مبشرہ فردوس صاحبہ (جماعت اسلامی خواتین ونگ چیئر پرسن اورنگ آباد) کو ان کی سماجی خدمات کے اعتراف میں، محترمہ رخسانہ نازنین صاحبہ (ادیبہ و مصنفہ بیدر کرناٹک) کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں، تو محترمہ فاطمہ جمیل صاحبہ (صدر معلمہ مدینۃ العلوم تحتانیہ نسواں منڈھا ناندیڑ) کو ان کی دینی خدمات کے اعتراف میں ادار? ندائے نسواں کی جانب سے اعزاز سے نوازا گیا۔ جلسے میں مہمانانِ خصوصی کے طور پر محترمہ شبانہ درانی صاحبہ (ایچ او ڈی شعبہ اردو یشونت کالج) محترمہ ہماء کوثر صاحبہ (ایچ او ڈی مہیلا کالج ناندیڑ) محترمہ وجیہ دیشمکھ صاحبہ (صدر جلسہ) پرنسپل مہیلا مہاودیالیہ، محترمہ خواجہ کوثر حیات صاحبہ (صدر معلمہ فاطمہ گرلز پرائمری اسکول اورنگ آباد) محترمہ ثمینہ انجم صاحبہ (سابق پرنسپل مدینۃ العلوم ہائی اسکول و جونیئر کالج ناندیڑ) نے شرکت کی۔ اسی پروگرام میں ندائے نسواں کی جانب سے جونیئر کالج و سینئر کالج کی طالبات میں چار مختلف عناوین پر مقابلہ مضمون نویسی رکھا گیا تھا۔ اس میں مہیلا مہاودیالیہ، یشونت کالج، وی۔ کے۔ کالج۔ سے طالبات نے حصہ لیا ان طالبات میں سے بہترین مضامین کو اول/ دوم/ سوم اور ترغیبی انعامات سے نوازا گیا۔ علاوہ ازیں مضمون نویسی میں حصہ لینے والی تمام طالبات کو ندائے نسواں کی جانب سے معزز مہمانان کے ہاتھوں سرٹیفکیٹس تفویض کئے گئے پروگرام میں کوثر اکیڈمی کی روح رواں محترمہ روحی ھاشمی صاحبہ نے اپنی تقریر میں طلبہ وطالبات کے تعلیمی معیار کو بہترین بنانے کے لیے کی جانے والی کوششوں کا مکمل جائزہ لیا۔ معزز مہمانان میں ڈاکٹر مسرت فردوس صاحبہ ندائے نسواں کو بہترین شروعات قرار دیا نیز ادار? ندائے نسواں کے لئے کی جانے والی کاوشوں کو سراہا لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کی ضرورت وافادیت پر مفصل روشنی ڈالی محترمہ خواجہ کوثر حیات صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شہر ناندیڑ کی کامیاب ادبی سرگرمیوں کو سراہا نیز لڑکیوں کی تعلیمی وادبی سرگرمیوں کے لئے حوصلہ افزائی کی محترمہ فرحت سلطانہ صاحبہ نے اپنے بہترین کلمات کے ذریعے مدیر اعلیٰ ندائے نسواں کی حوصلہ افزائی کی۔ محترمہ شبانہ درانی صاحبہ نے اولاد کی تربیت میں تعلیمیافتہ ماں کا کیا کردار ہوتا ہے اس پر مفصل روشنی ڈالی۔ محترمہ ہماء کوثر صاحبہ نے پروگرام کی نوعیت بیان کرتے ہوئے تعریفی کلمات کہے ڈاکٹر صالحہ کوثر صاحبہ نیا اپنے پیشے کی مناسبت سے خواتین کے طبی مسائل پر مفید مشورے دیے محترمہ فاطمہ جمیل صاحبہ سمجھ کر تلاوت قرآن پاک کرنے پر اصلاحی بیان دیا۔ محترمہ وجیہ دیشمکھ نے اپنے صدارتی خطبہ میں مدیر اعلیٰ ندائے نسواں محترمہ فہیم خاتون صاحبہ کی بڑی میٹھی زبان اردو میں تعریفی کلمات کے ذریعے حوصلہ افزائی کی علاوہ ازیں مہمانانِ جلسہ اور سامعین پر مختصراً تبصرہ کیا۔ پروگرام کے آخر میں محترمہ سعدیہ خانم صاحبہ رکن مجلسِ ادارت ندائے نسواں اورنگ آباد نے تمام مہمانان اور شرکاء پروگرام کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح اس شاندار اپنے طور پر منفرد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مودی اگر دوبارہ برسر اقتدار آتے ہیں تو بہت سارے لوگ جیل جائیں گے

ہمارے لئے اس وقت الیکشن جیتو یا پھر مرو جیسی صورت حال ہے۔ رمیش ? کانگریس کے ریاستی تربیتی کیمپ میں مقررین کا اظہار خیال

لوناوالا: یہاں ریاستی سطح کے کانگریس کے ٢? روزہ تربیتی کیمپ کے اختتام سے قبل مودی حکومت پر سخت تنقیدیں کی گئیں۔ اس موقع پر کانگریس کے ریاستی امور کے انچارج رمیش چنیتھلا نے کہا کہ نریندر مودی اور بی جے پی ملک کی جمہوریت کو تباہ کر رہے ہیں۔ اگر مودی لوک سبھا انتخابات میں دوبارہ اقتدار میں آتے ہیں تو بہت سے لوگوں کو جیل جانا پڑے گا کیونکہ وہ جمہوریت اور آئین کو نہیں مانتے۔ اب ہمیں الیکشن جیتنے کیلئے کرو یا مرو جیسی صورت حال کا سامنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی اور نریندر مودی کی طرف سے پنڈت جواہر لعل نہرو پر مسلسل تنقید کا مقصد گاندھی–نہرو نظریہ کو ختم کرنا ہےلیکن ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ چنیتھلا نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات کے لئے بہت کم وقت باقی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ الیکشن سائنسی طریقے سے لڑا جائے۔ بوتھ مینجمنٹ سب سے اہم ہے۔ انڈیا اگھاڑی کو اقتدار میں لانے کے لیے کام کرنا ہوگا اور ریاست سے ٤٨? سیٹیں جیتنا ہوں گی۔ اس مقصد کیلئے پارٹی میں نظم و ضبط بھی برقرار رکھنا ضروری ہے۔ این ایس یو آئی، یوتھ کانگریس، فرنٹل سیل کی علاقائی سطح کی میٹنگ بھی ضروری ہے۔ اس موقع پر کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہا کہ لوناوالا میں دو روزہ کیمپ کے دوران اچھی سوچ کے ساتھ نظریاتی بحث ہوئی۔ کانگریس پارٹی کو پورے خطے میں متحد ہونا چاہئے۔ تمام سیلز، فرنٹل آرگنائزیشنز کو مل کر پارٹی کے ایجنڈے پر کام کرنا چاہیے۔ سب کو اس عزم کے ساتھ کام کرنا ہوگا کہ ہمیں لوک سبھا کی جنگ جیتنی ہے۔ اب ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ہمیں جنگی سطح پر کام کرنا ہے۔ پٹولے نے اپنے کارکنوں سے کہا کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ بی جے پی کیسے جھوٹ بول رہی ہے۔ کیسے لوگ دھوکہ دے رہے ہیں۔ ہمارا عزم اگھاڑی کو جیتنا اور بی جے پی کو ہرانا ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ مہاراشٹر میں ماحول کانگریس اور اتحاد کے حق میں ہے اور ہم مہاراشٹر میں انریندر مودی کے اقتدار کے دروازے بند کر سکتے ہیں۔ نانا پٹولے نے بی جے پی کو للکارتے ہوئے کہا کہ تم ہم میں طوفانوں کا ڈر پیدا کرو لیکن ہم طوفانوں سے لڑنے آئے ہیں۔ اس موقع پر کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر بالا صاحب تھوراٹ نے کہا کہ کانگریس پیچھے کی طرف نہیں جا رہی ہے۔ ہمارے پاس روایت ہے، فلسفہ ہے، فکر ہے، کام کانگریس حکومت نے کیا ہے۔ کانگریس نے ملک کے لیے قربانی دی ہے۔ ہمیں فخر ہونا چاہیے کہ ہم کانگریس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے پاس لوک سبھا انتخابات کے لیے زیادہ وقت نہیں ہے۔ الیکشن ایک محاذ کے طور پر لڑے جائیں۔ امیدوار کوئی بھی ہو، مقصد یہی ہے کہ بی جے پی اور نریندر مودی اقتدار میں نہ رہیں۔ بی جے پی حکومت ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اس وقت سیاست لین دین میں تبدیل ہو چکی ہے۔ جب اقتدار آتا ہے تو کچھ لوگ وہیں چلے جاتے ہیں۔ جب کانگریس دوبارہ اقتدار میں آتی ہے تو وہ یہاں واپس آتے ہیں۔ یہ حرکت درست نہیں ہے۔ عوام ایسے تجارتی لیڈروں کو سبق سکھائیں۔ تھوراٹ نے کہا کہ راہل گاندھی کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔ بھارت جوڑو یاترا مثبت توانائی پیدا کر رہی ہے۔ ہمیں بھی لوگوں کے درمیان جانا چاہیے۔ ہم نے سخت محنت کی ہے اور مہاوکاس اگھاڑی ریاست میں ٨٣? سے زیادہ لوک سبھا سیٹیں جیت سکتی ہے۔ اس موقع پر سابق وزیر اعلیٰ پرتھوی راج چوہان نے کہا کہ وزیر اعظم مودی مسلسل کہہ رہے ہیں کہ ہندوستان کی معیشت پانچویں سب سے بڑی ہے اور ہندوستان ۲۰۴۷ء میں آزادی کے ١٠٠? سال مکمل ہونے پر ایک ترقی یافتہ ملک بن جائے گا لیکن نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستانی معیشت کی رفتار کے مقابلے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی حکومت کے دوران ترقی کی رفتار زیادہ تیز تھی۔ اگر اسی رفتار سے ترقی ہوئی ہوتی تو آج ہندوستان دنیا کی تیسری بڑی معیشت بن چکا ہوتا۔ یو پی اے کے دور میں معیشت میں ١٨٣? فیصد اضافہ ہوا، جب کہ مودی کے دور میں یہ ١٠٣? فیصد پر رہا۔ نوٹ بندی، جی ایس ٹی کا نفاذ، اچانک لاک ڈاو?ن، کسانوں کے خلاف جنگ اور بدعنوانی نے معیشت کی رفتار کو سست کر دیا ہے۔ چوہان نے کہا کہ یہ خواب دکھایا جا رہا ہے کہ ۲۰۴۷ء میں ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک بن جائے گا لیکن اس کے لیے فی کس آمدنی بڑھنی چاہیے۔ جس ملک کی فی کس آمدنی زیادہ ہو وہ خوشحال ملک ہے۔ اس کے لیے فی کس آمدنی ١٣? ہزار ٨٤٥? ڈالر ہونی چاہیے۔ اس وقت ہندوستان کی فی کس آمدنی صرف ٢? ہزار ٨٠٠? ڈالر ہے۔ اور اس کے لیے ہمیں معیشت کا ١٠? فیصد کی شرح حاصل کرنا ہوگی۔ جبکہ فی الحال مودی حکومت کے دوران معیشت کی شرح ٦? سے ٦، ٥٢ فیصد ہے۔ کیمپ کے اختتام کے بعد نانا پٹولے نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مراٹھا ریزرویشن کے لیے بلائے گئے خصوصی اجلاس میں مراٹھا ریزرویشن قانون کو اس طرح پاس کرنا ہوگا کہ اس کی عدالت میں بھی حیثیت برقرار رہے۔ انہوں نے کہا کہ دیویندر فڑنویس نے ۲۰۱۸ء میں بھی ایسا ہی قانون بنایا تھا لیکن یہ عدالت میں قائم نہیں رہ سکا۔ حکومت اب جس بل پر زور دے رہی ہے اس پر مقننہ میں تمام مسائل پر بحث ہونی چاہیے۔ پٹولے نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے مراٹھا برادری اور جرانگے پاٹل کو دھوکہ دیا ہے۔ اب دوبارا اسے دھوکا نہیں دیا جانا چاہیے۔

PRODUCT LIFE CYCLE MANAGEMENT (PLM)

APEXEN
Your Training Partner

ONLINE & OFFLINE LEARNING
DURATION 20-24 WEEKS

WEEKEND BATCH
A specialized course in Product Life Cycle Management
Job Oriented Course Training
- Practice Lab
- Mock Interview Preparation
- Soft Skills Preparation
- Placement Assistance
- Project Training
- Free Career Guidance

JOIN US TODAY!

Pre-Requisite
Graduate with Mechanical, Production, Computer Science Engineering Graduates or B.Sc. in Computer Science

Starting From : February 2024

Other Courses :
- C, C++ - Java
- Python - SQL - R Language
- Structure Design and Analysis
- BIM (Building Information Management)

APEXEN, Mohsin Colony, Behind Akber Function Hall, NANDED - 431604. (M.S.)
www.apexentech.com
Email: admin@apexentech.com
+91-72769 39255

M. 9923951742,
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر
نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔

شیخ عبدالستار
ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔